ازدواجی زندگی
کے
شرعی احکام
از
مولانا محمد اقبال قریشی صاحب مدظلہ
مجاز بیعت
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ
نظر ثانی
حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی مدظلہ
مفتی جامعہ اشرفیہ
لاہور
ناشر
ادارۂ اسلامیات ۱۹۰-انارکلی لاہور

احکام الازدواج

یعنی

ازدواجی زندگی کے شرعی احکام

ترتیب

مولانا محمد اقبال قریشی صاحب مدظلہم

نظر ثانی

حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی

ناشر

ادارۂ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور

بار اول عکسی طباعت ـــــــ دسمبر ۱۹۸۰ء

باہتمام ـــــــ اشرف برادران

ناشر ـــــــ ادارہ اسلامیات لاہور

کتابت ـــــــ محمد انور چک ۴ ج بھلوال

طباعت ـــــــ وفاق پریس ۔ لاہور

قیمت ـــــــ روپے

ملنے کے پتے

ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انار کلی لاہور نمبر ۲

ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ہارون آباد ضلع بہاولنگر

ادارۃ المعارف ۔ کراچی نمبر ۱۴

مکتبہ دارالعلوم ۔ کراچی نمبر ۱۴

دارالاشاعت ۔ مولوی مسافر خانہ ۔ بندر روڈ کراچی

فہرست

مضامین	صفحہ

تعارف

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ نحمدہ ونصلی
علی رسولہ الکریم ۝ وعلی الہ واصحابہ
وبارک وسلم وسلّم تسلیما کثیراً کثیرا

امابعد! اس مضمون کا نام "احکام الازدواج" حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہم جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور نے تجویز فرمایا ہے اور اس کا حرفاً حرفاً مطالعہ فرما کر اصلاح فرمادی ہے انہی کے ارشاد پر بعض حذف اور اضافہ کے ساتھ پیش کر رہا ہوں واللہ المستعان وعلیہ التکلان ۝ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

امین ـــــــــ

بندہ محمد اقبال قریشی غفرلہ

خادم ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ
ہارون آباد ضلع بہاولنگر

باب نمبر ۱

نکاح کا بیان

نکاح کی فضیلت آیات کی روشنی میں

ارشاد فرمایا حق تعالیٰ سبحانہ نے

ولقد ارسلنا رسلا من قبلك وجعلنا لهم ازواجا و ذرية ط وانكحوا الايامىٰ منكم والصالحين من عبادكم وامائكم ان يكونوا فقراء يغنهم الله من فضله والله واسع عليم ۞

اور بے شک ہم نے آپ سے پیشتر رسول بھیجے ہیں اور ان کیلئے بیویاں اور اولاد بنائی ہیں۔ تم میں سے جو بے گناہ ہوں ان کا نکاح کر دیا کرو اور (ان کا بھی) جو تمہارے غلام اور لونڈیوں میں لائق ہوں تو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے غنی کر دے گا اور اللہ وسعت والا ہے اور خوب جاننے والا ہے۔

نکاح کی فضیلت احادیث کی روشنی میں

عن ابن ابی نجیح رض قال قال رسول الله صلی الله

علیہ وسلم مسکین مسکین رجل لیست لہ امراۃ قالوا و ان کان کثیر المال ۔ قال و ان کان کثیر المال مسکینۃ مسکینۃ لیس لھا زوج۔ قالوا و ان کان کثیرۃ المال قال و ان کان کثیرۃ المال

(رواۃ رزین)

حضرت ابن ابی نجیح رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محتاج ہے محتاج ہے وہ مرد جس کی بی بی نہ ہو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اگرچہ وہ بہت مال والا ہو (تب بھی وہ محتاج ہے) آپؐ نے فرمایا (ہاں) اگرچہ وہ بہت مال والا ہو (پھر فرمایا) محتاج ہے محتاج ہے وہ عورت جس کے خاوند نہ ہو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اگر وہ بہت مالدار ہو تب بھی وہ محتاج ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہاں) اگرچہ وہ بہت مال والی ہو۔ (رزین)

ف :۔ کیونکہ مال کا جو مقصود ہے یعنی راحت اور بے فکری، نہ اس مرد کو نصیب ہے جس کی بی بی نہ ہو اور نہ اس عورت کو نصیب ہے جس کا خاوند نہ ہو۔

عن عبد اللہ بن مسعود رض قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الشّباب من استطاع منکم الباۃ فلیتزوّج فانہ اغض البصر و احصن الفرج ومن لم یستطع

نعلیه بالصوم فانه له

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نوجوانوں کی جماعت جو شخص تم میں سے گھرستی کا بوجھ اٹھانے کی ہمت رکھتا ہو (یعنی بی بی کے حقوق ادا کر سکتا ہو) اس کو نکاح کر لینا چاہیئے کیونکہ نکاح نگاہ کو نیچی رکھنے والا ہے اور شرم کو بچانے والا ہے (یعنی حرام نگاہ سے اور حرام فعل سے آسانی کے ساتھ بچ سکتا ہے)

عن عائشة رض قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوجوا النساء يأتينكم بالاموال

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں سے نکاح کرو وہ تمہارے لیے مال لادیں گی۔

ف :۔ یہ بات اس وقت ہے جب میاں بی بی دونوں سمجھدار اور ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوں سو ایسی حالت میں مرد تو سمجھ کر کہ میرے ذمہ خرچ بڑھ گیا ہے کمانے میں زیادہ کوشش کرے گا اور عورت گھر کا ایسا انتظام کرے گی جو مرد نہیں کر سکتا اور اس حالت میں راحت اور بے فکری لازم ہے اور مال کا یہی فائدہ ہے۔ یہ مطلب ہوا مال لانے کا۔

نکاح کرنا کیسا ہے

نفس میں ایسا تقاضا ہو کہ اگر نکاح نہ کرے گا تو بظن غالب یا علی الیقین کسی معصیت

میں مبتلا ہو جائے، اور معصیت عام ہے زنا اور نظر حرام اور استمتاع بالید کو، اور یہ صورت فرضیہ وجوب کی ہے۔ یا اس درجہ کا تقاضا نہ ہو مگر اعتدال کے ساتھ تقاضا ہو اور یہ صورت سنت کی ہے اور تینوں حال میں نفقہ واجبہ پر قدرت ہو اسی طرح مہر معجل پر قدرت ہو یا مہر مؤجل ہو، گو فی الحال اس پر قدرت نہ ہو تو ایسے شخص کو نکاح کرنا فرض یا واجب یا سنت ہے اور مہر کثیرہ پر قدرت نہ ہونا جبکہ وہ مؤجل ہو ترک نکاح میں عذر نہیں۔ (امداد الفتاویٰ مبوب ج ۲ صد ۲۸۶)

آدابِ نکاح

۱ نکاح میں زیادہ تر منکوحہ کی دینداری کا خیال رکھو مال و جمال اور حسب و نسب کے پیچھے مت پڑو۔

۲ اگر اتفاقاً کسی غیر منکوحہ اور غیر مرد کا تعشق ہو جائے تو بہتر ہے کہ ان کا نکاح کر دو۔

۳ اگر کسی عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اگر بن پڑے تو اس کو ایک نگاہ سے دیکھ لو، کبھی بعد نکاح اس کی صورت سے نفرت نہ کرو

۴ نکاح مسجد میں ہونا بہتر ہے تاکہ اعلان بھی خوب ہو اور جگہ بھی برکت کی ہے۔

۵ نکاح کے بارے میں اگر کوئی تم سے مشورہ کرے تو خیر خواہی کی بات یہ ہے کہ اگر اس موقع کی کوئی خرابی تم کو معلوم ہے تو ظاہر کر دو۔ یہ غیبت

حرام نہیں۔

۶ اگر کسی جگہ ایک شخص پیغام نکاح بھیج چکا ہے جب تک اس کا جواب نہ مل جائے یا وہ خود چھوڑ نہ بیٹھے تم پیغام مت دو۔

(اشرف الآداب فی بیان المعاشرت والاخلاق ص۵۶، ص۵۷ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ہارون آباد ضلع بہاول نگر)

نکاح کا طریقہ

نکاح کی مجلس میں اپنے خاص لوگوں کو مدعو کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں اور حکمت اس میں یہ ہے کہ نکاح میں اشتہار و اعلان ہو جائے جو کہ مطلوب ہے مگر اس اجتماع میں غلو و مبالغہ نہ ہو۔ وقت پر جو دو چار آدمی قریب نزدیک کے جمع ہو جائیں (اصلاح الرسوم ص۸۵) نکاح تو صرف ایجاب و قبول سے گواہوں کی موجودگی میں ہو جاتا ہے مگر نکاح پڑھانے والے کو چاہیئے کہ خطبہ مسنونہ پڑھنے کے بعد ایجاب و قبول کرائے اور عورت کا نام زور سے پکارے تاکہ خوب تشہیر ہو۔

اسی طرح باپ کا چھپے چھپے پھرنا بھی خلاف سنت ہے بلکہ بہتر ہے کہ باپ خود اپنی دختر کا نکاح پڑھ دے (جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضہ کا خود نکاح پڑھایا تھا) کیونکہ یہ ولی ہے۔ دوسرا وکیل۔ ولی کو بہر حال وکیل سے ترجیح ہے۔ (اصلاح الرسوم ص۸۵)

نکاح کے بعد یہ عمل موجب برکت ہے

اگر داماد کا گھر قریب ہو تو یہ عمل کرنا موجب

برکت ہے۔ (اصلاح الرسوم صـ۸۷) نکاح کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعد نمازِ عشاء حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے اور ایک برتن میں پانی لے کر اس میں لعاب مبارک ڈالا اور سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر دعا فرمائی۔ پھر حضرت علی رضؓ اور حضرت فاطمہ رضؓ کو علی الترتیب، حکم فرمایا کہ اسے پیں اور وضو کر لیں۔ پھر دونوں صاحبوں کے لیے دعاء تطہیر و تالیف، برکتِ اولاد و خوش نصیبی کی فرمائی اور فرمایا جاؤ آرام کرو۔

ولیمہ کا مسنون طریقہ

ولیمہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ بلا تکلف و بلا تفاخر اختصار کے ساتھ جس قدر میسّر ہو جائے اپنے خاص لوگوں کو کھلائے۔ (اصلاح الرسوم صـ۸۷) ولیمہ کرنا سنت ہے۔ اگر خاوند خود صاحبِ استطاعت نہ ہو کہ شادی کے موقع پر دعوتِ ولیمہ پیش کر سکے تو اس کے قریبی رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو چاہیئے کہ اس موقع پر وہ اپنا اپنا کھانا جمع کر کے سنتِ ولیمہ ادا کرنے میں اس کی اعانت کریں۔ (فتح الملہم ج ۳ صـ۴۹۱)

مسئلہ :۔ اگر ولیمہ فخر و اشتہار کے لیے ہو تو ایسا ولیمہ جائز نہیں حدیث میں ایسے ولیمہ کو شر الطعام فرمایا گیا ہے۔ نہ ایسا ولیمہ جائز نہ اس کا قبول کرنا جائز۔ (اصلاح الرسوم صـ۸۳)

مہر کے شرعی احکام

شرعی مہر زیادہ مقرر کرنا خلافِ سنت ہے۔ حدیث میں ہے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ خبردار مہر بڑھا کر مت ٹھہراؤ، اس لیے کہ اگر یہ

عزت کی بات ہوتی دنیا میں اور تقویٰ کی بات ہوتی تو اللہ کے نزدیک تو تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس کے زیادہ مستحق تھے۔ معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بی بی سے نکاح کیا ہو یا کسی صاحبزادی کا نکاح کیا ہو بارہ اوقیہ سے زیادہ ۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ بعض کہتے ہیں کہ بڑا مہر اس لیے مقرر کرتے ہیں تاکہ شوہر چھوڑ نہ سکے ۔ یہ عذر بالکل غلط ہے اول تو جن کو چھوڑنا ہوتا ہے چھوڑ ہی دیتے ہیں پھر جو کچھ بھی ہو۔ اور جو مطالبہ مہر کے خوف سے نہیں چھوڑتے وہ چھوڑنے سے بدتر کر دیتے ہیں۔ یعنی تطلیق کی جگہ تعلیق عمل میں لاتے ہیں کہ نکاح سے تو نہیں نکالتے مگر حقوق بھی ادا نہیں کرتے انکار کوئی کیا کر لیتا ہے یہ سب عذر فضول ہیں ۔

اصل یہ ہے کہ افتخار کیلئے ایسا کرتے ہیں کہ خوب شان ظاہر ہو۔ سو فخر کے لیے کوئی کام کرنا گو اصل میں مباح ہو حرام ہوتا ہے چہ جائیکہ فی نفسہ بھی خلافِ سنت اور مکروہ ہو وہ تو اور بھی ممنوع ہو جائے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ مہر لمبا چوڑا ٹھہرانا بھی خلافِ سنت ہے پس مہرِ فاطمی کافی ہے اور موجب برکت ہے اور اگر کسی کو وسعت نہ ہو اس سے بھی کم مناسب ہے ۔ (اصلاح الرسوم ص۸۴ ، ص۸۵)

نکاح خواں کو ایجاب کے وقت منکوحہ کا بلند آواز سے نام لینا ضروری ہے ۔

صحت نکاح کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ وہ ایجاب و قبول کے الفاظ

کوشش۔ سو جب انھوں نے منکوحہ کا نام ہی نہ سنا تو یہ شرط صحت کی نہیں پائی گئی اس واسطے نکاح صحیح نہ ہوگا۔ نکاح خوانوں کو اس کا بہت لحاظ رکھنا چاہیے اگر وہ ناواقفی سے ایسا کریں تو اہل مجلس کو خصوصاً ناکح و منکوحہ کے سرپرستوں کو چاہیے کہ نکاح خواں سے دوبارہ ایجاب کو قبول کرائیں اور تاکید کریں کہ بلند آواز سے منکوحہ کا نام لے۔

(اصلاح انقلاب امت حصہ دوم صہ ۵۵)

یورپ کی لامذہب عورت سے نکاح صحیح نہیں

بعضے لوگ یورپ سے ایسی عورت نکاح کر کے لاتے ہیں جو صرف قوم کے اعتبار سے عیسائی ہوتی ہیں اور مذہب کے اعتبار سے محض لامذہب ہوتی ہیں۔ سو سمجھ لینا چاہیے کہ ایسی عورت سے ہرگز نکاح صحیح نہیں ہوتا بعضے آدمی گو لاتے ہیں عیسائی عورت۔ مگر اس سے اس قدر مغلوب ہو جاتے ہیں کہ رفتہ رفتہ اپنے مذہب سے محض اجنبی ہو جاتے ہیں۔ اس کا واجب التحرز (پرہیز کا ضروری ہونا) ظاہر ہے۔ اصلاحِ انقلاب امت ج ۲ صہ ۱۱۴

ولایت نکاح کے اہم مسائل

مسئلہ :۔ ولی نے اجازت لیتے وقت شوہر کا نام نہیں لیا نہ اس

(عورت) کو پہلے سے معلوم ہے تو ایسے وقت چپ رہنے سے رضامندی ثابت نہ ہوگی اور اجازت نہ سمجھیں گے بلکہ (اس شخص کا) نام ونشان بتلانا ضرری ہے۔ جس سے لڑکی اتنا سمجھ جاوے کہ یہ فلانا شخص ہی اسی طرح اگر مہر نہیں بتلایا اور مہر مثل سے بہت کم پر نکاح پڑھ دیا تو بدون اجازت عورت کے نکاح نہ ہوگا۔

(فتاویٰ عالمگیری ، ماخوذ بہشتی زیور صفہ ۳۳)

مسئلہ :- نابالغ شخص کسی کا ولی نہیں ہوسکتا اور کافر کسی مسلمان کا ولی نہیں ہوسکتا اور مجنون پاگل بھی کسی کا ولی نہیں ہے (ہدایہ)

مسئلہ :- اگر لڑکی کنواری نہیں ہے بلکہ نکاح پہلے ہو چکا ہے۔ یہ دوسرا نکاح ہے اسی سے اس کے ولی نے اجازت لی اور پوچھا تو فقط چپ رہنے سے اجازت نہ ہوگی بلکہ زبان سے کہنا چاہیئے۔ اگر اس نے زبان سے نہیں کہا فقط چپ رہنے کی وجہ سے ولی نے نکاح کر دیا تو نکاح موقوف رہا بعد میں اگر وہ زبان سے منظور کرے تو نکاح ہو گیا اور اگر منظور نہ کرے تو نہیں ہوا۔

بہشتی زیور صفہ ۳۴ (فتاویٰ عالمگیری)

بارہ برس کی عمر کی لڑکی کی اجازت معتبر نہیں

لڑکی بارہ برس کی ہوتی ہے اور واقع میں وہ نابالغ ہے اور ولی قریب موجود ہے مگر باوجود اس کے ولی بعید یا اجنبی ولی اس لڑکی کو بالغ سمجھ کر اسی کے منہ سے اجازت لے کر اور اس کو کافی سمجھ کر کہیں اس کا نکاح کر دیتا ہے حالانکہ بوجہ نابالغ ہونے کے اس کی اجازت اصلاً معتبر نہیں۔ سو سمجھ لینا چاہیئے

کہ بارہ برس میں بالغ ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ اس کا بالغ ہونا حیض کے آنے پر ہے۔ البتہ اگر پندرہ برس پورے ہو کر بھی حیض نہ آئے تو پھر اس کے بلوغ (بالغ ہونے) کا حکم کر دیا جائے گا

(اصلاح انقلابِ امّت حصہ دوم صہ ۱۰۴)

رسم نیوتہ اور اس کی حقیقت

بہت سے آدمی کہتے ہیں کہ یہ بڑے کام کی رسم ہے۔ اس میں وقت پر کام چل جاتا ہے تو صلہ رحمی میں داخل ہوئی۔ میں کہتا ہوں نیوتہ قواعد شرع کے موافق قرض ہے اور قرض کیوں نہ ہو اس کے واپس لینے کے لیے لڑائیاں ہوتی ہیں اور جو کوئی واپس نہ دے اس کو برادری سے خارج کیا جاتا ہے تو اس سے قطع رحم لازم آتا ہے۔ یہ کیسا صلہ رحم تھا جو قطع کے موجب ہوا۔ غرض یہ قرض ہے اور قرض کے احکام میں شرعًا یہ ہے کہ اس میں میراث جاتی ہوتی ہے۔ یعنی کوئی شخص اگر اپنا قرض کسی پر چھوڑ مرے تو وارثوں کو اس کے وصول کرنے کا حق ہوتا ہے۔ (تفصیل الذکر صہ ۱۳)

نیوتہ کی رقم بھی مثل قرض کے ہے

کوئی شخص مر جائے جس کے دو سو روپے لوگوں کے ذمہ نیوتہ کے پڑے ہیں اور وہ دو بیٹے چھوڑ جائے تو رواج یہ ہے کہ جب ان دونوں بیٹوں میں سے بڑے کے نکاح کا وقت آئے گا تو سب برادری والے وہ رقم جو اس کے باپ نے ان کو رسم نیوتہ میں دی تھی اب وہ لوگ اس کے بیٹے کے نکاح پر وہ رقم دیتے ہیں اور اس کو لوگ بہت

ہی خیر سمجھتے ہیں، کہتے ہیں اگر اس کے باپ نے اتنا نیوتہ نہ چھوڑا ہوتا تو بڑی بات بگڑ جاتی۔ اسں وقت آڑے وقت کام چل گیا۔ یہ بنا ر الفاسد علی الفاسد ہے۔

(تفصیل الذکر صہ ۱۴)

نیوتہ کی رقم باپ کے مرنے کے بعد شرع کے موافق وارثوں میں تقسیم ہوگی۔ شریعت کا حکم میراث میں یہ ہے کہ فرائض کے موافق تقسیم کی جائے جس کو خداوند کریم نے خود قرآن مجید میں بیان فرمادیا ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ باپ کا قرض دو بیٹوں میں سے ایک کو دے دیا جائے بلکہ ادا کرنے والے کیلئے ضروری ہے کہ دونوں پر آدھوں آدھ بانٹے اور اگر ایسا نہ کرے گا تو عنداللہ گنہگار ہوگا۔ یہ حال تو ادا کرنے والے کا ہے، اب اس بیٹے کا سنیئے جس نے لیا ہے، یاد رہے کہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ جو باپ کے ترکہ میں قرض ہوا، اس کو تمام وارثوں میں تقسیم کرے جو اس وقت موجود ہوں۔ جن کو شریعت نے مستحق قرار دیا ہے، بڑے بیٹے کو کوئی اختیار نہیں کہ کل روپیہ اپنے کام میں لگائے اگر اس بڑے بیٹے نے ان دو سو روپوں کو تقسیم نہ کیا اور اپنی شادی میں لگایا اس سے وہ رسم کی جو شرعاً مسنون ہے۔ مثلاً ولیمہ تو اس کا بھی حکم یہ ہے کہ مال سحت ہے جو کوئی اس کو کھائے گا۔ آکل سحت[۱] ہوگا اور حق العبد گناہگار ہوگا جس کے معاف ہونے کی بھی کوئی صورت نہیں سوائے اس کے کہ ارباب حق یعنی وارث معاف کریں۔

(تفصیل الذکر صہ ۱۴)

---

۱ یعنی حرام کھانے والا۔

نیوتہ کی رقم میں نابالغ کی اجازت معتبر نہیں

کوئی صاحب یہ نہ کہیں کہ حق العبد[1]

جب لازم آئے گا کہ بلا اجازت ہو، اس نیوتہ کی رقم وصول شدہ میں بڑے بیٹے کو دیگر ورثاء کی اجازت ہوتی ہے۔ سب اپنا اپنا حق بڑے بیٹے کو ہبہ کر دیتے ہیں۔ اوّل تو نابالغ کی اجازت معتبر نہیں۔ دوسرے بالغوں کی بھی وہ اجازت معتبر ہے۔ جو صمیم قلب اور خوشی سے ہو اور میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ دل سے ایک بھی اجازت نہیں دیتا اس کا تجربہ یوں ہو سکتا ہے کہ سب کو اپنا اپنا حق دے دیجئے کہ جس کسی کو خوشی سے اپنا حق بڑے بیٹے کو ہبہ کرنا ہو دے دے۔ دیکھ لیجئے گا کہ انشاء اللہ ایک بھی نہ دے گا۔

(تفصیل الذکر صہ ۱۵)

---

[1] نیوتہ کی رسم سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب کسی عزیز کی شادی پر جانے کا اتفاق ہو اور وہاں اگر کچھ مالی امداد کی تو دل سے لینے والے کو معاف کر دے یہ خیال نہ کرے کہ ہمارے یہاں شادی ہوئی تو یہی رقم واپس لے لیں گے۔ نیوتہ کی رسم کو ختم کیا جائے ویسے اگر کوئی غریب ہو تو یا ہی ہمدردی کے طور پر امداد کی جائے آخرت میں ثواب ملے گا

(احقر)

باب نمبر ۲

مباشرت کا بیان

زفاف کا قاعدہ

سنت امر یہ ہے کہ اوّل زوجہ کے موئے[1] پیشانی پکڑ کر اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا کرے، اور بسم اللہ کہہ کر یہ دعا پڑھے

اللھم انی اسئلك خیرھا وخیر ما جبلتھا علیه و اعوذبك من شرھا و شر ما جبلتھا علیه

اے اللہ! میں آپ سے اس کی بھلائی اور اس کی جبلی عادتوں کی بھلائی مانگتا ہوں اور اے اللہ میں آپ سے اس کی برائی اور اس کی جبلی عادتوں کی برائی کی پناہ چاہتا ہوں

اور جس وقت صحبت کا ارادہ کرے یہ کہے۔

اللّٰھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا

اے اللہ! ہم کو شیطان سے دور رکھے اور اس بچہ کو شیطان سے

---

[1] یعنی پیشانی کے بال

دور رکھے جو آپ ہم کو نصیب کریں

پہلی دعا کی برکت یہ ہے کہ زوجہ ہمیشہ تابع رہے گی اور دوسری دعا کی برکت یہ ہے کہ اگر اولاد ہوگی صالح ہوگی اور ضرر شیطان سے محفوظ رہے گی۔ (زاد المعاد) اور نماز[1] پڑھنا تو کسی حدیث میں دیکھا نہیں مگر بعض علماء سے سنا ہے کہ اولیٰ ہے (فتاویٰ اشرفیہ)

مباشرت سے قبل سخت احتیاط کی ضرورت ہے

اس معاملہ میں احتیاط کا بہت ہی اہتمام رکھے اوّل تو جہاں بیوی سوتی ہو اس کی ماں یا بیٹی کو وہاں نہ سونا چاہئیے اور اگر کسی ضرورت سے ایسا ہو تو جب

---

[1] نماز پڑھنے کا عمل حضرت سلمان فارسی رضؓ کا ہے کہ انھوں نے یہ عمل دو رکعت نفل پڑھنے کا کیا تھا اور حضرت امام ابوحنیفہ رحؒ سے ایک واقعہ منقول ہے کہ ایک شخص ان کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا نکاح ہونے والا ہے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ میری بیوی میرے تابع ہو جائے۔ آپ نے فرمایا کہ (بعد نکاح) دو رکعت نفل اس طرح پڑھو کہ پیچھے اپنی بیوی کو نماز پڑھنے کیلئے کھڑا کرو اس کے آگے خود نماز کی نیت باندھو، پھر نماز کے بعد دعا مانگو انشاء اللہ وہ تابع رہے گی۔

(ماخوذ از حیاۃ الصحابہ حضرت شیخ التبلیغ مولانا محمد یوسف صاحب دہلوی رحؒ)

تک بیوی کو پکار کر اس کی آواز نہ سن لے اور خوب پہچان نہ لے اس کو ہاتھ نہ لگائے اسی طرح ان مذکورہ عورتوں کے ہاتھ سے اگر کوئی چیز لے تو اس کا بہت خیال رکھے کہ اس کے ہاتھ کو ان کا ہاتھ نہ لگ جائے نفس کا کیا اعتبار اگر ہاتھ لگنے کے وقت مرد کے دل یا عورت کے دل میں شہوت کا اثر ہو گیا تو حرمت[1] مصاہرت کا طوق پڑ گیا۔ پھر بعض اوقات تو ایک دوسرے کی کیا خبر کہ اس وقت اس کے نفس میں کیا کیفیت تھی۔ جب خبر ہی نہیں تو حرمت پر عمل کیسے کرے اور اگر اپنے نفس کی خبر بھی ہو گئی تو دنیا کی شرم یا خوف سے زبان سے نکالنا مشکل ہو گیا تو تمام عمر ارتکاب حرام یا یہ شخص مباشر یا اس کا سبب ہو گیا۔ کتنی مصائب جمع ہو گئیں۔

(اصلاح انقلاب امت ج ۲ صـ۶۰)

---

[1] مثلاً کوئی مرد رات کو اپنی بیوی کو جگانے کیلئے اٹھا مگر غلطی سے جوانی کی خواہش کے ساتھ لڑکی پر یا ساس پر ہاتھ پڑ گیا تو وہ مرد اپنی بیوی پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو گیا۔ اب اسے طلاق دینا لازم ہے۔ یا کسی لڑکے نے اپنی سوتیلی ماں پر بدنیتی سے ہاتھ ڈالا تو وہ اپنے شوہر پر بالکل حرام ہو گی۔

ہمبستری کے احکام، آیات واحادیث کی روشنی میں

آیات: (۱) وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ○ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ (البقرۃ آیت ۲۲۲، ۲۲۳)۔

اور لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے حیض کا حکم پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ وہ گندی چیز ہے تو حیض میں تم عورتوں سے علیحدہ رہا کرو اور ان سے قربت مت کیا کرو جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جائیں پھر جب وہ اچھی طرح پاک ہو جائیں تو ان کے پاس آؤ جاؤ جس جگہ سے تم کو خداوند کریم نے اجازت دی ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ محبت رکھتے ہیں توبہ کرنے والوں سے اور محبت رکھتے ہیں پاک صاف رہنے والوں سے۔ تمہاری بیبیاں تمہارے لیے کھیت ہیں۔ سو اپنے کھیت میں جس طرف سے ہو کر چاہو آؤ۔ اور آئندہ کے واسطے اپنے لیے کچھ کرتے رہو اور یقین رکھو کہ بے شک تم اللہ تعالیٰ کے سامنے

پیش ہونے والے ہو اور ایسے ایمانداروں کو خوشخبری سنا دیجئے۔

احادیثِ طیبہ

عن جابر رض قال کانت الیھود تقول اذا اتی الرجل امراتہ من دبرھا فی قبلھا کان الولد احول فنزلت نسآءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انیٰ شئتم۔ متفق علیہ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہود یہ کہا کرتے تھے کہ جو شخص عورت کی پشت کی جانب سے شرمگاہ کے اگلے حصہ میں جماع کرے تو بچہ بھینگا پیدا ہوگا اس پر یہ آیت نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ (جس کا ترجمہ اوپر گزر چکا ہے) نازل ہوئی

۲

حماد عن ابی حنیفہ عن ابی الھیثم عن یوسف ابن ماھک عن حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امراۃً اتتھا فقالت ان زوجی یاتینی مجنبۃ و مستقبلۃ فکرھتہ فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ و سلم فقال لا باس اذا کان فی صمام واحد ۔۔۔ (مسند امام اعظمؒ)

حضرت حفصہؓ ام المومنین فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے ان کے پاس آکر کہا کہ میرا خاوند میرے پاس آتا ہے پہلو سے اور

سامنے سے اور میں اس کو برا سمجھتی ہوں۔ یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ اس میں کچھ مضائقہ نہیں اگر ایک سوراخ میں ہے۔

۳

وعن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من اتی امراتہ فی دبرھا۔

(رواہ احمد وابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی عورت کی مقعد (پاخانہ کا مقام) میں بدفعلی کرے وہ ملعون ہے۔

۴

ابوحنیفہ عن حماد عن ابراھیم عن علقمۃ والاسود عن عبد اللہ ابن مسعود رض سئل عن العزل قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان شیئا اخذ اللہ میثاقہ استودع صخرۃ فخرج۔ (مسند امام اعظم رح)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کے ظہور کا عہد کیا جو پتھر میں چھپی

چھپائی ہے تو البتہ وہ نکل کر رہے گی (تو گویا عزل سے کوئی فائدہ نہیں۔)

ف: عزل کی ممانعت کا سبب دراصل یہ ہے کہ چونکہ جماع درحقیقت عورت کا حق ہے اور جماع دراصل وہی ہے جس میں عزل نہ ہو دوسرے اولاد نہ ہونے کے لیے عزل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں صاف واضح فرما دیا گیا کہ چونکہ اولاد کا پیدا ہونا تمھارے بس کا روگ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی پہ منحصر ہے۔ اس لیے عزل کا کوئی فائدہ نہیں۔

وعن ابی سعید رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ان اعظم الامانۃ عند اللہ یوم القیامۃ وفی روایۃ انّ من اشر النّاس عند اللہ منزلۃ یوم القیامۃ الرجل یفضی الی امراتہ وتفضی الیہ ثم ینشر سرھا

(رواہ مسلم)

حضرت ابوسعید خذری رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن خدا کی نگاہ میں ایسا وہ شخص بُرا ہوگا جو اپنی بیوی سے ہمبستر ہو اور وہ اس کے راز کو لوگوں پر ظاہر کر دے۔ (یعنی رازدارانہ افعال بیان کرتا پھرے۔

ف:۔ اگر کوئی عورت ایسا کرے گی تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

جماع سے پہلے کی مسنون دعا

حدیث میں ہے کہ جس وقت کوئی اپنی بیوی سے ہمبستری کا ارادہ کرے اس کو چاہیئے کہ یہ دعا پڑھے بسم اللّٰہ اللّٰھم جنّبنا الشیطان و جنب الشیطان ما رزقتنا رتتمہ قربات عند اللّٰہ و صلوات الرسول (یعنی خدا کے نام کے ساتھ یا اللّٰہ دور رکھیئے ہم کو شیطان سے اور دور رکھیئے شیطان کو اس بچے سے جو آپ ہم کو نصیب کریں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے حضرت مجاہد رح سے اس کی شرح میں نقل کیا ہے انّ الذی یجامع ولا یسمی یلتف الشیطان علیٰ احلیلہٖ (فتح الباری جلد ۲ صـــ۹۲ـــ) یعنی جو شخص ہمبستری کے وقت یہ دعا نہیں پڑھتا تو شیطان اس کے آلہ تناسل پر لپٹ جاتا ہے اور ساتھ شریک ہو جاتا ہے اور جس وقت انزال ہو تو اپنے دل میں کہے اللّٰھم لا تجعل للشیطان فیما رزقتنی نصیبا رتتمہ قربات عند اللّٰہ و صلوٰۃ الرسول) (یعنی اے اللّٰہ! نہ کرنا شیطان کے لیے کوئی حصہ اس بچہ میں جو آپ ہمیں نصیب کریں۔

چند آدابِ مباشرت از غنیۃ الطالبین پیران پیر

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح

ادب نمبر ا :- جب جماع سے فارغ ہو تو اپنے بدن کو نجاست

سے دھو کر صاف کر لے اور وضو کر لے۔ دبہتر ہے کہ جماع کے بعد جلد از جلد غسل کر لیا جائے لیکن اگر کوئی مجبوری ہو یا آخر شب دوبارہ جماع کا ارادہ ہو تو کم از کم فوراً وضو کر لینا چاہیئے۔ بندہ احقر قریشی غفرلہ)

ادب ۲ :۔ جماع کے وقت اپنا سر ڈھانپ لے اور اپنا منہ قبلہ کی طرف نہ رہے۔

ادب ۳ :۔ ایسی پردہ دار جگہ میں جماع کیا جائے جہاں پر غیر کی نظر نہ پڑسے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پردہ میں چھپ کر جماع نہیں کرتا اس کے پاس سے فرشتے علیحدہ ہو جاتے ہیں اور شرمسار ہوتے ہیں۔ البتہ شیطان قریب ہو جاتا ہے۔

ادب ۴ :۔ جماع کرنے سے پہلے عورت سے چھیڑ چھاڑ مستحب ہے اس لیے کہ اگر عورت کی خواہش پوری نہ ہوسکے تو اس صورت میں عورت کو رنج ہوتا ہے اور عورت اپنے مرد کی دشمن ہو جاتی ہے۔

ادب ۵ :۔ آزاد عورت کی مرضی کے بغیر کوئی شخص جماع کے بعد باہر انزال نہیں کر سکتا۔ البتہ لونڈی پر پورا اختیار ہے۔

ادب ۶ :۔ حیض و نفاس سے فراغت کے بعد عورت سے[1] مباشرت جائز ہے (البتہ حیض و نفاس کے ایام میں عورت سے صحبت کرنا حرام ہے اور اگر کوئی کر بیٹھے تو خوب توبہ کرنا واجب ہے (بندہ احقر قریشی غفرلہ)

---

[1] حدیث میں حیض کی صورت میں صحبت کرنے کی وجہ سے صدقہ دینے کا حکم آیا ہے۔

ادب۷ :۔ اگر کسی شخص کو جماع کی خواہش[1] نہ ہو تو مرد کو عورت کے لیے جماع کو ترک کر دینا جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں عورت کو نقصان پہنچتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کو مرد کی نسبت ننانوے حصہ شہوت[2] میں زیادہ ہوتی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس پر شرم کا پردہ ڈال دیا ہے۔

ادب۸ :۔ کسی مرد کو چار ماہ سے زائد عورت سے علیحدہ رہنے کا اختیار نہیں جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جہاد پر حکم دیا ہے دکیونکہ عورت کے لیے اس سے زائد مدت شوہر کے بغیر اس کی برداشت سے باہر ہے مگر مقام افسوس ہے کہ دور حاضر کے اکثر نوجوان اپنی نوجوان بیویوں کو چھوڑ کر پانچ چھ سالوں کے لیے غیر ملک انگلستان وغیرہ چلے جاتے ہیں[3]۔ (احقر قریشی)

ادب۹ :۔ اگر کسی شخص کی خوبصورت غیر عورت پر نظر پڑ جائے اور وہ اس کو اچھی معلوم ہو تو اسے چاہیئے کہ گھر آکر اپنی اہلیہ سے جماع کرے تاکہ جوش شہوت فرو ہو جائے اور غیر عورت کی خواہش نہ رہے

---

[1] ضرورت کا لفظ ہوگا ورنہ بغیر خواہش کے مرد سے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ [2] شہوت زائد ہونے سے قوت کا زائد ہونا لازم نہیں۔ مرد میں قوت زیادہ ہوتی عورت میں کم۔ اس لیے مرد کو چار بیویوں سے نکاح کی اجازت ہے ــــــ (حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب)

[3] گو گناہ نہیں مگر خلاف مصلحت ہے ہاں خوشی میں درست ہے۔

کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بعض اوقات شیطان خوبصورت عورت کی شکل میں سامنے آتا ہے اور اس کو دھوکا دیتا ہے اس لیے جب کوئی ایسا واقعہ پیش آئے تو اس کو چاہیئے کہ اپنی عورت سے جماع کرے تاکہ اس کی شہوت فرو ہو جائے اور اگر کسی شخص کے پاس عورت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے کہ یا اللہ مجھے اس گناہ سے محفوظ رکھ اور مجھے اس شیطان سے جو کہ عورت کی شکل میں میرے سامنے آتا ہے۔

ادب ۱۰:۔ کسی مرد اور عورت کو جائز نہیں کہ جو باتیں راز کی مرد اور عورت کے درمیان ہوں اس کا اظہار غیروں پر کرے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایسی باتیں کرنے والا یا کرنے والی کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شیطان دوسرے شیطان سے راستہ میں ملتا ہے اور اپنی حاجت پوری کر کے چلا جاتا ہے حالانکہ آدمی اسکی طرف دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

ادب ۱۱:۔ اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو ہمبستری کے لیے بلائے تو اسے فوراً[1] حاضر ہونا چاہیئے خواہ وہ تنور ہی پر ہو۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو ہمبستری کے لیے بلائے اور وہ حاضر نہ ہو تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت بھیجتے ہیں۔

---

[1] بشرطیکہ کوئی شرعی عذر نہ ہو مثلاً حیض و نفاس کی حالت۔
(حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی)

ختم ہوئے آداب مباشرت کے غنیۃ الطالبین سے ملخصًا۔

ہمبستری کے چند دیگر آداب

مرد اور عورت کو چاہیئے۔ کہ صحبت کے وقت برہنہ نہ ہوں بلکہ چادر وغیرہ اوڑھے رہیں۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وحشی جانوروں کی طرح ننگے نہ ہوں۔ فقیہہ ابواللیث نے اپنی بستان میں لکھا ہے کہ برہنہ ہو کر صحبت کرنے سے اولاد بے حیا پیدا ہوتی ہے۔

(۲) صحبت کے وقت زیادہ باتیں[1] نہ کی جائیں کیونکہ اندیشہ ہے لڑکا گونگا پیدا ہو اور اسی طرح اگر کسی شخص کو احتلام ہوا اور وہ بغیر غسل کیے اپنی بیوی سے مجامعت کرے تو یہ اندیشہ ہے کہ شاید لڑکا دیوانہ یا بخیل پیدا ہوگا۔ اس لیے ایسی چیزوں سے اجتناب کرے۔ یہ ادب صاحب احیاء العلوم نے بستان میں لکھا ہے۔

(۳) صاحب شرعۃ الاسلام نے لکھا ہے کہ صحبت سے فراغت کے بعد پیشاب کر لینا چاہیئے۔ نہیں تو کسی لاعلاج مرض میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے۔

(۴) صحبت کے آداب میں یہ بھی ہے کہ صحبت کے وقت عورت

---

[1] صحبت کے وقت اپنی عورت سے باتیں کر سکتا ہے کسی دوسرے سے باتیں کرنا مکروہ ہے۔ مگر مناسب یہی ہے کہ اپنی بیوی سے بھی باتیں نہ کرے۔

کی شرم گاہ کو نہ دیکھے۔ کیونکہ اس سے اندیشہ ہے کہ کہیں اولاد اندھی نہ پیدا ہو۔

(۵) جماع کے لیے سب سے بہتر وقت آخر شب کا ہے کیونکہ اول شب میں معدہ غذا سے پُر ہوتا ہے۔

(۶) جماع کے وقت اس کا خیال رکھے کہ منہ قبلہ کی طرف نہ ہو۔

(۷) مجامعت و قربت کے بعد اپنے عضو کو دھو لینا چاہیئے۔ اس سے بدن تندرست رہتا ہے لیکن مجامعت کے فوری بعد ٹھنڈے پانی سے نہ دھوئے۔ کیونکہ اس طرح بخار ہونے کا اندیشہ ہے

(اشرف الآداب حصّہ دوم)

باب نمبر ۳

غسل کے مسائل کا بیان

قولہٗ تعالیٰ :- وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا (المائدہ آیت ۶)
یعنی اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو سارے بدن کو صاف کرو۔

۲

وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا (النساء آیت ۴۳)
اور حالتِ جنابت میں بھی باستثنار تمہارے مسافر ہونے کی حالت کے یہاں تک کہ غسل کر لو۔

جن صورتوں میں غسل فرض ہے۔

مسئلہ ۱ :- منی اپنی جگہ سے بشہوت جدا ہو کر نکلے خواہ سونے میں یا جاگنے میں، بے ہوشی میں یا ہوش میں، جماع سے یا بغیر جماع کے، خاص حصے کو حرکت دینے سے یا خیال سے یا کسی اور طرح شہوت سے ہو تو غسل فرض ہو گا۔ (فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ ۲ :- اگر پیشاب کے بعد شہوت سے منی جدا ہو تو غسل فرض ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ ۳:۔ اگر منی اپنی جگہ سے بشہوت جدا ہوئی لیکن خاص حصّے سے نکلتے وقت شہوت نہ تھی پھر بھی غسل فرض ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ ۴:۔ اگر کسی نے غسل کر لیا اور چالیس قدم چلنے یا پیشاب کرنے یا سونے سے پہلے بغیر شہوت کے منی نکلے تو پہلا غسل باطل ہو جائے گا اور دوسرا غسل فرض ہوگا۔ ہاں اگر باقی منی نکلنے سے قبل نماز پڑھ لی تو وہ صحیح ہوگی (شامی)

مسئلہ ۵:۔ اگر کوئی مرد اپنے خاص حصے کو کپڑے وغیرہ میں لپیٹ کر داخل کرے اور حرارت محسوس ہو تو غسل فرض ہوگا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ ۶:۔ جب دو ختنے[۱] آپس میں مل جائیں تو غسل فرض ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔ (کتاب الآثار و مسند امام اعظمؒ)

مسئلہ ۷:۔ اگر کسی شخص کا ختنہ نہ ہوا ور منی اس کی کھال میں آجائے تو غسل فرض ہوگا خواہ کھال سے باہر نہ نکلے۔ (درمختار)

مسئلہ ۸:۔ اگر کسی مرد کے خاص حصے کا سر کٹ گیا ہو تو بقیہ عضو میں سے بقدر حشفہ (سپاری) داخل ہوگیا تو غسل فرض ہوگا (بحر الرائق)

۱:۔ عورت میں بھی ختنہ کا دستور تھا مگر اب نہیں ہے تو سپاری تک غائب ہونے سے ہوگا۔

(حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہٗ)

مسئلہ ۹ :- اگر عورت کم سن ہو مگر اتنی کم سن نہ ہو کہ اس کے ساتھ جماع کرنے سے اس کے خاص حصے اور مشترک حصے کے مل جانے کا خوف ہو تو مرد پر غسل فرض ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۰ :- اگر کوئی عورت شہوت کے غلبہ سے کسی بے شہوت مرد کا خاص حصّہ یا انگلی یا لکڑی یا جانور کا خاص حصّہ داخل کرے تو اس پر غسل فرض ہوگا۔ خواہ منی گرے یا نہ گرے مگر یہ شارح منیہ کی رائے ہے اصل مذہب میں بدون انزال غسل فرض نہیں۔ (درالمختار)

مسئلہ ۱۱ :- عورت پر حیض یا نفاس سے پاک ہونے کے بعد غسل فرض ہے۔

مسئلہ ۱۲ :- اگر کوئی مرد یا عورت سو کر اٹھنے کے بعد اپنے کپڑوں پر تری دیکھے تو مندرجہ صورتوں میں غسل فرض ہوگا۔ نمبر ۱ :- احتلام یاد نہ ہو اور کپڑوں پر تری دیکھے۔ نمبر ۲ :- یقین ہو کہ یہ مذی ہے اور احتلام یاد نہ ہو۔ نمبر ۳ :- احتلام یاد ہو اور شک ہو کہ یہ مذی ہے یا منی۔ نمبر ۴ :- شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی یا ودی اور احتلام یاد ہو۔ نمبر ۵ :- یقین یا گمان غالب ہو جائے کہ یہ منی ہے اور احتلام یاد ہو۔ نمبر ۶ :- شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی اور احتلام یاد نہ ہو۔ (شامی)

مسئلہ ۱۳ :- اگر کسی مرد کی سپاری کسی مرد یا عورت یا خنثی کے مشترک حصّے میں داخل ہو تو غسل فرض ہے۔ خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔ اگر دونوں بالغ ہوں تو دونوں پر ورنہ بالغ پر غسل فرض ہوگا۔ مگر ایسا کرنا کرانا کبیرہ گناہ ہے (بحرالرائق)

جن صورتوں میں غسل واجب ہے

(۱) اگر کوئی کافر اسلام لائے اور حالتِ کفر میں اس کو حدث اکبر ہوا اور وہ نہ نہایا ہو یا نہایا ہو مگر شرعاً وہ غسل صحیح نہ ہوا ہو تو اس پر بعد اسلام لانے کے نہانا واجب ہے۔

(۲) اگر کوئی شخص پندرہ برس کی عمر سے پہلے بالغ ہو جائے تو اس کو نہانا واجب ہے۔

(۳) مسلمان مردے کی لاش کو نہلانا مسلمانوں پر واجب کفایہ ہے۔

جن صورتوں میں غسل سنّت ہے

(۱) جمعہ کے دن بعد نماز فجر سے قبل نمازِ جمعہ تک ان لوگوں کو غسل کرنا سنت ہے جن پر نماز جمعہ واجب ہو۔

(۲) عیدین کے روز بعد فجر ان لوگوں کو غسل کرنا سنت ہے جن پر عیدین کی نماز واجب ہے۔

(۳) حج یا عمرے کے احترام کے لیے غسل کرنا سنّت ہے۔

(۴) حج کرنے والے کو عرفے کے دن بعد زوال غسل کرنا سنّت ہے۔

غسل کرنے کا طریقہ

غسل کرنے والے کو چاہیئے کہ پہلے گٹّے تک ہاتھ دھولے پھر استنجا کی جگہ دھولے خواہ نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو۔ ہر حال میں دھونا ضروری ہے پھر

جہاں (بدن) پر نجاست لگی ہو پاک کرے۔ پھر وضو کرے اگر چوکی یا فرش پر
وضو کر رہا ہے تو پاؤں بھی دھوئے۔ اگر زمین پر ہے تو پاؤں نہ دھوئے۔
نہانے کے بعد دھو ڈالے۔ وضو کے بعد تین مرتبہ سر پر پانی ڈالے۔ پھر
تین مرتبہ داہنے کندھے پر پھر تین مرتبہ بائیں کندھے پر۔ اس کے بعد بدن
پر اچھی طرح ہاتھ پھیرے کہ بال برابر بھی جگہ سوکھی نہ رہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔
(سعیدی بہشتی زیور حصہ دوم ص۴۲،۴۷)

غسل کے فرائض

غسل میں تین فرض ہیں۔ نمبر۱:۔ اس طرح کلی کرنا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ جائے۔ نمبر۲:۔ ناک میں پانی ڈالنا جہاں تک نرم جگہ ہے۔ نمبر۳:۔ سارے بدن پر پانی بہانا۔

غسل کی سنّتیں

نمبر۱:۔ پہلے لگی ہوئی نجاست کو دھونا نمبر۲ پاک ہونے کی نیّت کرنا۔ نمبر۳:۔ وضو کرنا۔ نمبر۴:۔ تمام بدن پر تین بار پانی بہانا۔ نمبر۵:۔ بدن کو اچھی طرح ملنا۔

غسل کے آداب

نمبر۱:۔ قبلہ کی طرف منہ یا پشت نہ کرے۔ نمبر۲: بہت زیادہ پانی نہ پھینکے۔ نمبر۳:۔ نہ اتنا کم کہ غسل ہی نہ ہو۔ نمبر۴:۔ ایسی جگہ بیٹھے کہ کوئی اس کو نہ دیکھے۔ نمبر۵: غسل کرتے وقت باتیں نہ کرے۔ نمبر۶:۔ غسل کے بعد کپڑے سے اپنا بدن پونچھ ڈالے۔ نمبر۷:۔ غسل کے بعد کپڑے پہننے میں جلدی کرے۔

* * *

غسل سے متعلق عورتوں کے خاص مسائل

مسئلہ ۱: اگر انگوٹھی کے چھلّے ڈھیلے ہوں اور بغیر ہلائے پانی پہنچ جائے تو ہلانا واجب نہیں البتہ ہلائے تو مستحب اور اچھا ہے (منیہ)

مسئلہ ۲: نتھ بالیوں، انگوٹھیوں اور چھلّوں کو خوب ہلائے کہ پانی سوراخ میں پہنچ جاتے۔ اگر کان کی بالیاں نہ ہوں تب بھی ہلائے کہ پانی سوراخوں میں پہنچ جائے۔

مسئلہ ۳: اگر ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اس کے نیچے پانی نہیں پہنچا تو غسل نہ ہوگا۔ جب یاد آئے آٹا نکال کر پانی بہائے۔ (منیہ)

مسئلہ ۴: اگر سر کے بال گندھے نہ ہوں تو سب بال بھگونا اور بالوں کی جڑوں تک پہنچانا فرض ہے اگر بال گندھے ہوئے ہوں تو بالوں کا بھگونا معاف ہے۔ البتہ سب جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے اگر ایک جڑ بھی سوکھی رہ گئی تو غسل نہ ہوگا۔ اگر جڑوں میں پانی پہنچانا مشکل ہو تو کھول ڈالے۔

(منیتہ المصلّی)

مسئلہ ۵: عورت کو پیشاب کے آگے کی کھال میں پانی پہنچانا فرض ہے۔ ورنہ غسل نہ ہوگا۔ اگر کھال کھولنے میں دقّت نہ ہو تو فرض ہے۔ اگر دقّت ہو تو فرض نہیں یعنی لڑکی کے پیشاب کا سر ختنہ تک ہو۔ (درمختار)

مسئلہ ۶: اگر ہاتھ پاؤں پھٹنے کی وجہ سے موم روغن یا کوئی اور دوا لگائی ہو تو اس کے اوپر پانی بہا لینا درست ہے۔ (منیہ)

مسئلہ :- اگر بالوں پر تیل لگا ہوا ور پانی ڈھلک جائے تو کوئی حرج نہیں۔ (شامی)

مسئلہ :- اگر دانتوں میں ڈلی یا کوئی چیز پھنس گئی تو اس کو خلال سے باہر نکال دے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ (منیہ)

مسئلہ ۹ :- اگر غسل کرنے کے بعد یاد آئے کہ فلاں جگہ سوکھی رہ گئی تو اس جگہ کو دھو ڈالے صرف ہاتھ پھیرنا کافی نہیں مگر دوبارہ غسل واجب نہیں۔ اگر ناک میں پانی نہیں ڈالا تو ناک میں پانی ڈالے۔ اسی طرح ہر عضو کو دوبارہ دھوئے جو سوکھا رہ گیا تھا۔ (درمختار) اگر بدن پر بال برابر بھی سوکھی جگہ رہ گئی تو غسل نہ ہوگا۔ اگر ناخن پالش لگی ہو تو غسل نہ ہوگا پالش اتار کر غسل کریں۔

جن صورتوں میں غسل فرض نہیں۔

مسئلہ ۱ :- اگر کوئی شخص خواب میں منی گرتے دیکھے مگر صبح تری اور اثر کچھ نہ معلوم ہو تو غسل فرض نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ ۲ :- حقنہ کے مشترک حصے میں داخل ہونے سے غسل فرض نہیں ہوتا۔ (مراقی)

مسئلہ ۳ :- اگر کوئی شخص اپنا خاص حصہ عورت یا مرد کی ناف میں داخل کرے اور منی نہ نکلے تو غسل فرض نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ ۴ :- اگر کوئی مرد کسی ایسی کم سن عورت سے جماع کرے کہ جماع سے اس کے خاص حصے اور مشترک حصے کا ملنے کا خوف ہو اور منی نہ نکلے

تو غسل فرض نہیں۔ (شرح التنویر)

مسئلہ۵ :۔ اگر کوئی مرد اپنے خاص حصے کا حشفہ سے کم داخل کرے تو غسل فرض نہیں۔ (فتاویٰ ہندیہ)

مسئلہ۶ :۔ اگر کسی کو منی جاری رہنے کا مرض ہو تو غسل فرض نہیں (در مختار)

مسئلہ۷ :۔ اگر کپڑوں پر اٹھنے کے بعد تری دیکھے تو ان صورتوں میں غسل فرض نہیں۔ ۱ شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی یا ودی اور احتلام یاد نہ ہو۔ ۲ یقین ہو جائے کہ یہ ودی ہے اور احتلام یاد نہ ہو۔ (مراقی الفلاح)

مسئلہ۸ :۔ اگر کوئی مرد اٹھنے کے بعد اپنے خاص عضو پر تری دیکھے اور سونے سے پہلے اس پر استادگی ہو تو مذی سمجھی جائے گی اور غسل فرض نہ ہوگا بشرطیکہ احتلام یاد نہ ہو۔ اگر ران یا کپڑوں پر بھی تری ہے تو غسل فرض ہوگا۔ (مینہ)

دیگر عورتوں اور مردوں کے مشترکہ مسائل۔

مسئلہ۱ :۔ اگر دو مرد یا دو عورتیں یا ایک مرد اور ایک عورت بستر پر منی دیکھیں اور کسی طرح معلوم نہ ہو کہ یہ منی کس کی ہے تو دونوں پر غسل فرض ہے۔ ہاں اگر ان سے پہلے کوئی سو چکا ہو تو دونوں پر غسل فرض نہیں۔ (در مختار و رد المحتار)

مسئلہ۲ :۔ اگر غسل فرض ہو اور نہانے کیلئے پردہ کی جگہ نہ ملے تو

مردوں کو مردوں کے سامنے اور عورتوں کو عورتوں کے سامنے نہانا واجب ہے لیکن مرد کو عورت کے سامنے اور عورت کو مرد کے سامنے نہانا حرام ہے اس صورت میں تیمم کرے۔ (ردالمحتار)

جنبی[1] کے مسائل

مسئلہ[1]:۔ جنبی کو کلام پاک کو ہاتھ لگانا جائز نہیں کما قال تعالیٰ لَا یَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝

مسئلہ[2]:۔ جنبی کو مسجد میں داخل ہونا حرام ہے۔ (ردالمحتار)

جنبی کو جو چیزیں جائز ہیں

مسئلہ[1]:۔ جنبی کو عید گاہ، مدرسہ اور خانقاہ میں جانا جائز ہے۔ (درالمحتار)

مسئلہ[2]:۔ حیض اور نفاس کی حالت میں عورت کا بوسہ لینا، جھوٹا پانی پینا، اس سے لپٹ کر سونا، اس کے ناف کے اوپر زانو اور زانو کے نیچے سے جسم ملانا جائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ[3]:۔ جنبی ہونے کی حالت میں اگر کچھ کھانا ہو تو اپنا ہاتھ تو اپنا ہاتھ

---

[1] جس پر غسل فرض ہو۔ (حضرت مفتی جمیل احمد تھانوی صاحب مدظلہم،

[2] ماخوذ بہشتی زیور سعیدی ج ۲، ۱۱ صد ۱۹۲، صد ۱۶۳، صد ۱۶۶، صد ۸۹۶ وغیرہ۔

منہ دھوکر کلی کر کے کھا پی سکتا ہے اگر بغیر ہاتھ منہ دھوئے اور بغیر کلی کھایا تب بھی گناہ نہیں (درمختار)

مسئلہ ۴ :۔ جنبی زبان سے اللہ تعالیٰ کا نام لے سکتا ہے درود شریف کلمہ وغیرہ پڑھ سکتا ہے۔ (منیہ)

مسئلہ ۵ :۔ جنبی کو مصافحہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ نیز جنبی سے بدن، کپڑا، پانی اور زمین ناپاک نہیں ہوتی (کتاب الآثار)

مسئلہ ۶ :۔ اگر مسجد میں پانی کا چشمہ، کنواں یا حوض ہے اور اس کے سوا پانی کہیں نہیں تو جنبی کو غسل کا تیمم کر کے جانا جائز ہے۔ (در المحتار)

مسئلہ ۷ :۔ رات کے وقت غسل کی حاجت[1] ہو تو اپنی شرمگاہ کو دھوکر سو سکتا ہے اور آخر رات دوسری مرتبہ جماع بھی کر سکتا ہے

اغلاط العوام

مسئلہ ۱ :۔ بعض لوگ غسل کرتے وقت کلمہ پڑھنا ضروری سمجھتے ہیں۔ برہنہ ہو کر کلمہ پڑھنا جائز نہیں۔ بغیر کلمہ پڑھے غسل ہو جائے گا۔ نہاتے وقت کلمہ پڑھنا اور کلمہ پڑھ کر پانی پر دم کرنا اور اس کو ثواب سمجھنا

---

[1] :۔ وضو کر کے سونا مستحب ہے ویسے بھی سو سکتا ہے۔

(حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی)

بدعت ہے۔ (سعیدی بہشتی زیور ج ا ص ۴۳)

مسئلہ ۲: بعض لوگ حیض و نفاس میں عورت کا پکایا ہوا کھانا برا سمجھتے ہیں حالانکہ اس کا جھوٹا پانی پینا بھی جائز ہے۔ حیض کے باعث اس سے علیحدہ ہو کر سونا یا اس کے اختلاط سے پرہیز کرنا مکروہ ہے۔ (در مختار)

حیض و نفاس کی حالت میں عورت کے لیے چند ضروری احکام

مسئلہ: حیض کے زمانے میں مستحب ہے کہ نماز کے وقت وضو کر کے کسی پاک جگہ تھوڑی دیر بیٹھ کر اللہ اللہ کر لیا کرے تاکہ نماز کی عادت چھوٹ نہ جائے اور پاک ہونے کے بعد نماز سے جی گھبرائے نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: حیض و نفاس کی حالت میں کلمہ، درود شریف پڑھنا اور خدا تعالیٰ کا نام لینا، استغفار پڑھنا اور کوئی وظیفہ پڑھنا جیسے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھنا منع نہیں ہے یہ سب درست ہے۔ (شرح التنویر)

بہشتی زیور حصہ دوم ص ۲۱۳

باب نمبر ۴

زوجین کی اسلامی معاشرت کا بیان

زوجہ کے حقوق

خاوند پر بیوی کے یہ حق ہیں ۔

۱ :۔ حسن خلق
۲ :۔ برداشت کرنا ایذا کا مگر باعتدال
۳ :۔ اعتدال کرنا غیرت میں یعنی نہ بدگمانی کرے نہ بالکل غافل ہو جائے ۔
۴ :۔ اعتدال خرچ میں یعنی نہ تنگی کرے اور نہ فضول خرچی کی اجازت دے
۵ :۔ احکام حیض وغیرہ کے سیکھ کر اس کو سکھلانا اور نماز اور دین کی تاکید رکھنا اور بدعات و منہیات سے اس کو منع کرنا ۔
۶ :۔ اگر کئی عورتیں ہوں تو ان کو حقوق میں برابر رکھنا ۔
۷ :۔ بقدر حاجت اس سے وطی کرنا ۔
۸ :۔ بدوں اجازت عزل نہ کرنا ۔
۹ :۔ بدوں ضرورت طلاق نہ دینا ۔
۱۰ :۔ بقدر کفایت رہنے کو گھر دینا ۔
۱۱ :۔ اس کے محارم و اقارب سے اس کو ملنے دینا ۔
۱۲ :۔ راز ظاہر نہ کرنا جماع وغیرہ کا ۔

۱۳:- حد سے زیادہ نہ مارنا۔

(امداد الفتاویٰ مبوّب جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۸۵)

شوہر کے حقوق

بیوی پر خاوند کے یہ حق ہیں۔

۱:- ہر امر میں اس کی اطاعت کرنا بشرطیکہ معصیت نہ ہو۔
۲:- اس کے مقدور سے زیادہ نان ونفقہ طلب نہ کرنا۔
۳:- بدوں اجازت شوہر کے کسی کو گھر میں آنے نہ دینا۔
۴:- بدوں اس کی اجازت کے گھر سے نہ نکلنا۔
۵:- بدوں اس کی اجازت کے کسی کو چیز اس کے مال سے نہ دینا۔
۶:- نفل نماز ونفل روزہ بدوں اجازت اس کے نہ پڑھنا نہ رکھنا۔
۷:- اگر صحبت کے لیے بلائے بدوں مانع شرعی کے اس سے انکار نہ کرنا۔
۸:- اپنے خاوند کو بوجہ افلاس یا بدصورتی کے حقیر نہ سمجھنا۔
۹:- اگر کوئی امر خلافِ شرع خاوند میں دیکھے ادب سے منع کر دے۔
۱۰:- اس کا نام لے کر نہ پکارنا۔
۱۱:- کسی کے روبرو خاوند کی شکایت نہ کرنا۔
۱۲:- اس کے روبرو زبان درازی نہ کرنا۔
۱۳:- اس کے اقارب سے تکرار نہ کرنا

(امداد الفتاویٰ مبوب جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۸۶)

جہیز دینے میں احتیاط کی ضرورت

جہیز میں تین باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیئے

(۱) اختصار[1] کہ گنجائش سے زیادہ تردد نہ کرو۔

(۲) ضرورت کا لحاظ کہ جن چیزوں کی سردست ضرورت ہو دینا چاہیئے۔

(۳) اعلان واظہار نہ ہونا چاہیئے کیونکہ یہ تو اپنی اولاد کے ساتھ سلوک و احسان ہے دوسروں کو دکھلانے کی اس میں کیا ضرورت ہے۔

(بہشتی زیور صـ۴۸)

منگنی کی رسومات خلاف شرع ہیں

منگنی میں تمام بکھیڑے (رسم ورواج) جو آجکل رائج ہیں سب لغو اور خلاف شرع ہیں۔ پس زبانی پیغام جواب کافی ہے (اصلاح الرسوم صـ۸۵) اگر دور کا معاملہ ہو تو ایک کارڈ سے پیغام نکاح کا ادا ہو سکتا ہے۔ جانب ثانی اپنے طور پر تحقیق کر کے جب اطمینان ہو جائے ایک کارڈ سے (اور اگر قریب ہو تو زبانی) وعدہ کر سکتا ہے لیجیئے منگنی

---

[1] چنانچہ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدۃ النساء حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو یہ جہیز دیا تھا۔ دو چادر یمانی جو سوسی کی ہوئی تھیں۔ دو نہالی جس میں السی کی چھال بھری ہوتی تھی اور چار گدے دو بازو بند چاندی کے اور ایک کملی اور ایک تکیہ اور ایک پیالہ اور ایک چکی اور ایک مشکیزہ اور پانی رکھنے کا برتن یعنی گھڑا اور بعض روایتوں میں ایک پلنگ بھی آیا ہے۔ (بہشتی زیور)

ہوگئی (اصلاح الرسوم ص۴۹) ذیل میں ہم حضرت فاطمہ رض کا واقعہ درج کرتے ہیں۔ تاکہ اچھی طرح مسنون طریقہ معلوم ہوجائے اور حضرت فاطمہ رض کے متعلق اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دولتِ عظمیٰ کی درخواست کی۔ آپ نے صغر سنی کا عذر فرمایا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے اہل خواص کے اصرار سے بحسب روایات حضرات شیخین کی ترغیب سے شرماتے ہوئے خود حاضر ہوکر زبانی عرض کیا آپ پر فوراً وحی نازل ہوئی اور آپ نے عرض کو قبول فرمالیا۔ اپنی لختِ جگر کا نکاح حضرت علی رض سے کردیا

میاں کے ساتھ نباہ کرنے کا طریقہ

یہ خوب سمجھ لو کہ میاں بیوی کا ایسا سابقہ ہے کہ ساری عمر اسی میں بسر کرنی ہے اگر دونوں کا دل ملا ہوا رہا تو اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں اگر خدانخواستہ دلوں میں فرق آگیا تو اس سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں ان معاملات کے متعلق کچھ باتیں بیان کرتے ہیں۔

شوہر کی حیثیت سے زائد خرچ نہ مانگو اگر کوئی کپڑا یا زیور پسند آوے تو اگر شوہر کے پاس خرچ نہ ہو تو اس کی فرمائش نہ کرو۔

اگر خاوند کوئی چیز لاوے تو پسند آوے یا نہ آوے ہمیشہ اس پر خوشی کا اظہار کردو یہ نہ کہو کہ یہ چیز بُری ہے ہمارے پسند نہیں اس سے اس کا دل تھوڑا ہوجائے گا پھر کبھی کچھ لانے کو نہ چاہے گا۔

اگر کوئی بات تمہارے خلاف بھی ہو تو اس وقت جانے دو پھر کسی دوسرے وقت مناسب طریقے سے طے کر لی جاوے۔ خاوند کی ناشکری نہ کرو یہ نہ کہو بس ساری عمر مصیبت اور تکلیف ہی سے کٹی۔ میرے بابا نے میری قسمت پھوڑ دی مجھے ایسی بلا میں پھنسا دیا ایسی باتوں سے پھر دل میں جگہ نہیں رہتی شوہر کی کسی بات پر غصّہ آجائے تو ایسی بات مت کہو کہ غصّہ اور زیادہ ہو جائے۔

اگر خاوند کسی بات سے خفا ہو گیا ہو تو تم بھی منہ پھلا کر نہ بیٹھو بلکہ معذرت کر کے ہاتھ جوڑ کے جس طرح بنے اس کو مناؤ۔ اگرچہ تمہارا قصور نہ بھی ہو شوہر ہی کا قصور ہو پھر بھی تم ہاتھ جوڑ کر قصور معاف کرانے کو اپنا فخر اور اپنی عزت سمجھو۔

اگر سسرال میں کوئی بات ناگوار اور بُری لگے تو میکے میں آکر چغلی نہ کرو سسرال والوں کی ذرا ذرا سی بات آکر ماں سے کہنا اور ماؤں کا کھود کھود کھود کر باتیں پوچھنا بڑی بُری بات ہے اسی سے لڑائیاں پڑتی ہیں اور جھگڑے کھڑے ہوتے ہیں۔

جب کبھی خاوند پردیس سے آئے تو مزاج پوچھو خیریت دریافت کرو۔ روپے پیسے کی باتیں ہرگز نہ کرنے لگو۔ کہ ہمارے واسطے کیا لائے خرچ کا بٹوا کہاں ہے کبھی خوشی کے واسطے سلیقہ کے ساتھ باتوں باتوں میں پوچھ لو تو خیر کچھ حرج نہیں۔

(بہشتی زیور ص ۳۷ حصّہ ہشتم۔)

اللہ تعالیٰ نے شوہر کا بڑا حق بنایا ہے اور بہت بزرگی دی ہے۔
شوہر کا راضی رکھنا بڑی عبادت ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ جو عورت پانچوں وقت کی نماز پڑھتی رہے اور رمضان کے
مہینے کے روزے رکھے اور اپنی آبرو کو بچائے رہے یعنی پاک دامن رہے اور
اپنے شوہر کی تابعداری اور فرمانبرداری کرتی رہے تو اس کو اختیار ہے کہ
جس دروازے سے چاہے جنت میں چلی جائے۔ مطلب یہ ہے کہ جنت
کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازہ سے اس کا جی چاہے جنت
میں چلی جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی موت ایسی
حالت پر آئے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنتی ہے ایک حق
مرد کا یہ بھی ہے کہ اس کے پاس ہوتے ہوئے بغیر اس کی اجازت
کے نفل روزے نہ رکھا کرے اور بغیر اس کی اجازت کے نفل نماز نہ پڑھے
شوہر سے کبھی رشوت اور ناجائز آمدنی بڑھانے کو نہ کہے۔ ہرگز
گھر میں رشوت وغیرہ کی آمدنی گھر میں نہ لانے دے۔ بغیر خاوند کی اجازت
کے پوشیدہ مال اپنے میکے نہ بھیجے یہ ناجائز ہے
(بہشتی زیور صد ۲۳۵ حصہ ہشتم۔

بیوی کے ساتھ نباہ کرنے کا طریقہ

بی بی کی کج خلقی پر صبر کرو اس سے عداوت مت کرو اگر ایک بات ناپسند ہوگی دوسری بات پسند آجائے گی بے ضرورت اس کو مت مارو اور ضرورت ہو تب بھی زیادہ مت مارو اور منہ پر ہرگز مت مارو۔ آخر رات کو اس سے پیار اخلاص کرتے وقت شرم بھی آئے گی۔ اس کا دل بہلاتے رہو گالی گلوچ مت کرو۔ روٹھ کر گھر سے مت نکل جاؤ زیادہ ناراضگی ہو جاوے تو دوسری چارپائی پر سو رہو۔ جب دیکھو کہ کسی طرح نباہ نہیں ہوتا تو آزاد کردو۔ (تعلیم الدین صـ۵۲)

محض قرائن سے اپنی بی بی کو بدکار یقین کر لینا یا جو اولاد اس سے ہو اس کی صورت شباہت دیکھ کر کہہ دینا کہ یہ میری نہیں ہے بہت گناہ ہے۔

اگر معمولی طور پر کوئی شخص اپنی بی بی کو مارے اس کی وجہ غیر لوگوں کو دریافت کرنا خلاف تہذیب ہے۔ شاید وہ بات بتلانے کی نہ ہو۔ مثلاً اس نے ہمبستری سے انکار کیا اور اس پر مارا ہو تو وہ کیا بتلائے گا۔ (تعلیم الدین صـ۵۳)

خواہ مخواہ بلا وجہ بی بی پر بدگمانی کرنا جہالت اور تکبر ہے قرائن ہوتے ہوئے یعنی اگر دوسرے غیر محرموں مردوں سے ناجائز تعلقات رکھتی ہے تو پھر چشم پوشی کرنا بے غیرتی دیوثی ہے (تعلیم الدین صـ۵۳)۔

اگر عورت بدچلن ہو اور اس کا انتظام نہ کر سکے تو اس کو طلاق دے دینی چاہیئے۔ لیکن اگر اس سے محبت ہو تو اور ڈر تا ہو کہ بعد طلاق کے بھی اس سے مبتلا ہو جاؤں گا تو نہ چھوڑے مگر حتی الوسع انتظام و انسداد کرنا چاہیئے۔ (تعلیم الدین صے ۵۳)

بی بی کا یہ بھی حق ہے کہ اس کو کچھ رقم ایسی بھی دو جس کو وہ اپنے جی آئی خرچ کر سکے جس کو جیب خرچ کہتے ہیں اس کی تعداد اپنی بیوی کی حیثیت کے موافق ہو سکتی ہے۔ مثلاً روپیہ دو روپیہ جتنی گنجائش ہو۔ (کمالات اشرفیہ صے ۱۲۰)

بی بی کا یہ بھی حق ہے کہ اس کو نامحرم سے ایسا گہرا پردہ کرائے کہ نہ یہ اس کو دیکھے اور نہ وہ اس کو دیکھے۔ اس میں بی بی کے دین کی بھی حفاظت ہے کہ بے پردگی کی خرابیوں سے بچی رہے گی اور اس کی دنیا کی بھی حفاظت ہے۔ (حیٰوۃ المسلمین صے ۲۵۳)

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عورتوں کے حق میں (تم کو) اچھے برتاؤ کی نصیحت کرتا ہوں۔ تم (اس کو) قبول کرو۔ کیونکہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوتی ہے۔ سو اگر تم اس کو سیدھا کرنا چاہو گے تو اس کو توڑ دو گے۔ اس کا توڑنا طلاق ہے اور اگر اس کو اس کے حال پر رہنے دو گے تو وہ ٹیڑھی رہے گی۔ اس لیے ان کے حق میں اچھے برتاؤ کی نصیحت کرتا ہوں۔ (بخاری و مسلم و ترمذی)

دسید ھا کرنے کا یہ مطلب کہ ان سے کوئی بات بھی تمھاری طبیعت کے خلاف نہ ہو۔ سو اس کوشش میں کامیابی نہ ہوگی۔ انجام کار طلاق کی نوبت آئے گی۔ اس لیے معمولی باتوں میں درگزر کرنا چاہیئے۔ نیز زیادہ سختی یا بے پرواہی کرنے سے کبھی عورت کے دل میں شیطان دین کے خلاف باتیں پیدا کر دیتا ہے اس کا سب سے زیادہ خیال رکھنا چاہیئے۔ (حیوٰۃ المسلمین ص ۲۵۲)

اپنی وسعت کے موافق بی بی کے نان و نفقہ میں دریغ نہ کرے ان کو مسائل دینیہ سکھلاتا رہے اور عمل نیک کی تاکید کرتا رہے اس کے محارم اقارب سے گاہ بگاہ اس کو ملنے دے اس کی کم فہمیوں پہ اکثر صبر و سکوت کرے اگر احیاناً ضرورت تادیب کی ہو تو توسط کا لحاظ رکھے۔ (حقوق الاسلام ص ۱۳)

حکیم بن معاویہ رضؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری بی بی کا ہم پر کیا حق ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہے کہ جب تم کھانا کھاؤ اس کو بھی کھلاؤ اور جب تم کپڑا پہنو، اس کو بھی پہناؤ۔ اس کے منہ پر مت مارو اور نہ اس کو برا کو سنا دو۔ اور نہ اس سے ملنا چلنا چھوڑ دو۔ مگر گھر کے اندر اندر رہ کر (یعنی روٹھ کر گھر سے باہر مت جاؤ۔ (ابوداؤد)

(حیوٰۃ المسلمین ص ۲۵۲)

ان پڑھ عورتوں کی اصلاح کا

ان پڑھ عورتوں کی تربیت کا طریقہ

طریقہ یہ ہے کہ ان کو مسائل اور بزرگوں کی حکایات کی کتابیں پڑھائیں یا سنایا کریں اور اس کی پرواہ نہ کریں کہ وہ سنتی ہیں یا نہیں۔ آپ گھر میں بیٹھ کر پکار پکار کر پڑھا کریں۔ اس طرح سے آپ اپنا کام کیے جائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اثر ہو گا۔ لیکن کتابیں[1] علماء سے پوچھ کر انتخاب کریں۔ عورتیں کتابیں تو اس کو سمجھتی ہیں جیسے نور نامہ، وفات نامہ، ہرنی نامہ معجزہ آل نبی، ساپ نامہ، قصہ گل بکاولی کہ ان میں بعض تو بالکل ہی خرافات ہیں اور بعض موضوعات پر مشتمل ہیں۔ ایسے ہی برائے نام نعت کی اکثر کتابیں ہیں کہ ان میں اکثر ایسے اشعار ہوتے ہیں کہ جن میں بے ادبی ہوتی ہے۔ خداوند کریم کی یا انبیاء علیہم السلام کی۔ کام کی باتیں علماء سے پوچھ کر منتخب کریں۔ غرض یہ ہیں طریقے اصلاح کے، کہ جن میں کوئی مشقت بھی نہیں۔ دنیاوی کاموں میں اس کا حرج نہیں۔

(اختیار الخلیل صـ۲۲)

---

[1] عورتوں کو بہشتی زیور، حیوٰۃ المسلمین، مکتوبات اشرفیہ اور حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے چند آسان مواعظ حسنہ کا مطالعہ کروانا یا پڑھ کر سنانا از حد نافع ہیں۔

اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا آمین

تقریبات میں شرکت سے عورتوں کو روکنے کا آسان طریقہ

تقریبات میں عورتوں کے جانے کے انسداد کا طریقہ سہل یہ ہے کہ جانے سے منع نہ کریں مگر اس پر مجبور کریں کہ کپڑے زیور وغیرہ کچھ نہ پہنیں جس حیثیت سے اپنے گھر میں رہتی ہیں اس طرح چلی جائیں۔ خود بخود جانا بند ہو جائے گا (کمالات اشرفیہ صـ۴۴)

عورتوں کے کون کونسے مشوروں کی مخالفت کرنا اسلم ہے

بوقتِ ضرورت عقل مند عورتوں سے مشورہ لینا بلاشبہ جائز اور درست ہے البتہ خلاف شرع امور میں عورتوں کا اتباع ناجائز ہے اسی طرح مباح امور میں مستورات کی ایسی اطاعت جو غلامی کے درجہ پر پہنچ جائے شرعاً و عقلاً ہر طرح ناپسندیدہ و مذموم ہے (ناقابل اعتبار روایات صـ۴۳)

بہو کو ساس، خسر سے نباہ کرنے کا طریقہ۔

جب تک ساس، خسر زندہ ہیں ان کی خدمت کو ان کی تابعداری کو فرض جانو۔

اور اسی میں اپنی عزت سمجھو اور ساس نندوں سے الگ ہو کر رہنے کی ہرگز فکر نہ کرو۔

ساس نندوں سے بگاڑ ہو جانے کی یہی جڑ ہے۔ خود سوچو کہ ماں باپ نے اس کو پالا پوسا اور اب بڑھاپے میں اس امید پر اس کی شادی بیاہ کیا کہ ہم کو آرام ملے اور جب بہو آئی تو ڈولے سے اترتے ہی یہ فکر کرنے لگی کہ آج ہی ماں باپ کو چھوڑ دیں۔ پھر جب ماں کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیٹے کو ہم سے چھڑاتی ہے تو فساد پھیلتا ہے۔ کنبے کے ساتھ مل جل کر رہو۔ اپنا معاملہ شروع سے ادب لحاظ کا رکھو۔ اپنا کوئی کام دوسروں کے ذمے نہ رکھو اور اپنی کوئی چیز بڑی نہ رہنے دو کہ فلانی اس کو اٹھالے گی۔ جو کام ساس کرتی ہیں تم اس کے کرنے سے عار نہ کرو۔ تم خود بغیر کہے ان سے لے لو اور کام کر دو اس سے ان کے دلوں میں تمہاری محبت پیدا ہو جاوے گی۔ جب دو آدمی چپکے باتیں کرتے ہوں تو ان سے الگ ہو جاؤ اور اس کی ٹوہ مت لگاؤ کہ آپس میں کیا باتیں ہوتی ہوں گی۔ یہ بھی ضرور خیال رکھو کہ سسرال والوں میں بے دلی سے مت رہو۔ وہاں دل کو اداس مت رکھو اگرچہ نیا گھر ہونے کی وجہ سے جی نہ لگے لیکن جی کو سمجھانا چاہیئے۔ بات چیت میں خیال رکھو کہ نہ تو آپ ہی آپ اتنی بک بک کرو جو بری لگے نہ اتنی کم خاموش رہو کہ منت خوشامد کے بعد بھی نہ بولو۔ کیونکہ یہ بھی بری عادت ہے ایسی عادت کو غرور سمجھا جاتا ہے۔

(بہشتی زیور صت ۳۷ حصہ چہارم)

جیب خرچ بھی بی بی کا حق ہے

بی بی کا یہ بھی حق ہے کہ اس کو کچھ رقم ایسی بھی دو جس کو وہ اپنے جی آئی خرچ کر سکے جس کو جیب خرچ کہتے ہیں اس کی تعداد اپنی حیثیت کے موافق ہو سکتی ہے مثلاً دو روپیہ، دس روپیہ جتنی گنجائش ہو (کمالات اشرفیہ صنـ۱۲۰ـ)

کھانے پکانے کے ساتھ ساتھ نماز وغیرہ کی تلقین بھی خاوند پر واجب ہے۔

مردوں کو دیکھا گیا ہے کہ ایک نمک کھانے میں کم زیادہ ہو جانے پر عورت کو تنبیہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں اور اگر اس پر بھی نہ مانے تو نکال باہر کرتے ہیں اور یہ ہم نے کسی کو نہیں دیکھا کہ نمازیں ضائع کرنے پر کوئی عورت کو نصیحت بھی کرتا ہو۔ الا ماشاء اللہ۔ اور اگر کسی نے کیا تو بہت سے بہت یہ کہ ایک یا دو دفعہ سمجھا دیا پھر اس کو اپنے حال پر چھوڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں تو جان تیرا کام جانے۔ بُرا کرے گی آپ بھگتے گی۔ کیوں صاحب جب نمک کھانے میں ٹھیک نہ تھا تو ایک دو دفعہ کہہ کر کھانے کو کیوں نہ کھایا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الا کلکم راع وھو مسئول عن رعیتہ۔ یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس میں بیان

ہے کہ بادشاہ اپنی رعیت کا ذمہ دار ہے حاکم اپنے محکوم کا ذمہ دار ہے غرض ہر بڑا اپنے چھوٹے کا ذمہ دار ہے۔ یہاں تک کہ گھر والا اپنے گھر بھر کے افعال کا ذمہ دار ہے تو سب اپنے چھوٹوں کے ذمہ دار ہوئے اور سب سے ان کے افعال کی باز پرس ہوگی۔ عورتوں کی دنیا درست کرتے ہیں ایسا ہی عورتوں کی آخرت کو بھی درست کرنا چاہیئے ہم نے کسی کو نہیں دیکھا الا ماشاء اللہ کہ اس نے اپنی بی بی کا وضو درست کرایا ہو اپنے سامنے قرآن پڑھوایا ہو نماز کا ایک ایک رکن سکھایا ہو۔ بلکہ مردو! اپنے اعمال بھی درست کرو اور اے عورتو! تم ان کے کہنے پر چلو اور اپنے اعمال کو درست کرو پھر اپنے بچوں کے اعمال کو اپنے خادموں کے اعمال کو بھی درست کرو۔ (تفصیل الذکر صد ۲۱)

باریک دوپٹہ جس میں بال جھلکیں اس کے اوڑھنے سے نماز نہیں ہوتی

بہت سی عورتیں جو نماز کی پابند ہیں وہ ساری ساری عمر نماز پڑھتی رہتی ہیں مگر ان کی نماز اس سے زیادہ نہیں کہ خداوند کریم کو دھوکہ دینا ہے نہ وقت کی پہچان ہوتی ہے نہ پاکی کے مسئلے جانتی ہیں۔ وضو کرتی ہیں تو اس کے ارکان ادا نہیں ہوتے ایسی غلطیاں ہوتی ہیں کہ وضو نہیں ہوتا اور نماز پڑھتی ہیں تو نماز نہیں ہوتی اول تو وضو ہی نہیں ہوا پھر اگر نماز درست کر کے بھی پڑھتیں جب بھی درست نہ ہوتی

چہ جائیکہ نماز بھی ایسی ہی پڑھتی ہیں کہ وضو کی طرح اس کے ارکان بھی
ادا نہیں ہوتے۔ نماز فاسد ہوتی ہے۔ یہی رواج چل گیا ہے کہ باریک کریب
کا دوپٹہ یا تنزیب کا دوپٹہ سر پر رکھ کر نماز پڑھ لیتی ہیں اور خوش ہیں
کہ ہم نے نماز پڑھی۔ مگر یہ نماز نہیں ہوتی محنت ضائع ہوتی ہے۔ کپڑا
ایسا ہونا چاہیے کہ جس میں بال ذرا نہ چمکیں کیونکہ بال بھی عورت کے مستورہ
میں داخل ہیں۔ پھر رکوع کریں گی تو وہ رکوع نہیں ہوتا سجدہ کریں گی تو
سجدہ نہیں ہوتا۔ (تفصیل الذکر صـ۲۰)

گھر کی ساری بیبیاں غیبت چھوڑ دیں تو لڑائی جھگڑا نہ رہے

اگر گھر کی ساری بیبیاں ایک غیبت ہی کے چھوڑنے پکی ہو جاویں
تو میں ذمہ دار ہوں کہ لڑائی جھگڑا نہ رہے جو خاندان چاہے امتحان کرے
خوب سمجھ لو کہ جو شخص غیبت نہیں کرتا وہ ہر دلعزیز ہوتا ہے۔ لوگوں کو
اس پر اعتماد ہو جاتا ہے کہ ہماری عیب جوئی نہ کرے گا ہماری بات کسی سے
نہ کہے گا۔ اس کے پاس بیٹھ کر دوسرا آدمی خوشی کے ساتھ اٹھتا ہے۔
جب سارے گھر کی بیبیوں کی یہی حالت ہو گی تو آپس میں لڑائی جھگڑا
کیسا۔ ہر دلعزیز اور لڑائی جھگڑا تو متبائن اشیاء ہیں۔ سب کا عیش
صاف وبے کدورت ہو گا۔ سارے گھر کی ہوا بندھ جاوے گی اور دوسرں
کی نظروں میں عزت ہو گی دنیا میں بھی۔ اگر آرام اور عزت کا ذریعہ ہے تو
غیبت کا چھوڑنا ہے اور برعکس اس کے جو شخص غیبت کرتا ہے اس سے

سے لوگوں کو نفرت ہوتی ہے جب گھر کی بیبیوں میں غیبت کی بدولت نفاق پھیل جاوے تو اس گھر کی ہوا اکھڑ جاتی ہے پھر نہ بڑے کی عزت نہ چھوٹے کی دوسروں کی نظروں میں حقیر ہو جاتی ہیں۔ (تفصیل الذکر صـ۳۴)

بیبیوں کے لیے غیبت چھوڑنے کا آسان طریقہ

بیبیو! غیبت سے بہت احتیاط کرو اس کی تدبیر یہ ہے کہ خیال رکھو کہ باتوں میں دوسروں کا ذکر نہ آوے نہ اچھا نہ بُرا۔ جو لوگ احتیاط کرتے ہیں اور برائی کسی کی نہیں کرتے۔ جب اچھائی کے ساتھ بھی پیٹھ پیچھے کسی کو یاد کرتے ہیں تو بھلائی میں بھی بسا اوقات برائی کچھ نہ کچھ ان کی غلطی سے یا مخاطب کی طرف سے شامل ہو ہی جاتی ہے اسی واسطے احتیاط یہی ہے کہ پیٹھ پیچھے بلا ضرورت شدیدہ کسی کا ذکر کسی قسم کا بھی نہ کرو اور باتیں بھی تو بہت ہیں مسئلے مسائل آپس میں پوچھا کرو مگر مجھے بیبیوں سے اس کی امید کم ہے جانے دو۔ دنیا ہی کی بات کرو کسی علم و فن کی تحقیق کرو۔ سینے پرونے کھانے پکانے کے متعلق باتیں کرو تم کو اس سے اور اس کو تم سے کچھ حاصل ہوگا کسی کی بھلائی یا برائی میں کیا رکھا ہے (تفصیل الذکر)

بیوی کو علم دین کی تعلیم دینا مرد پر واجب ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بادشاہ[1] اپنی رعیت

---

[1] :۔ یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس میں یہ بیان ہے۔

کا ذمہ دار ہے حاکم اپنے محکوم کا ذمہ دار ہے غرض ہر بڑا اپنے چھوٹے کا ذمہ دار ہے یہاں تک کہ گھر والا اپنے گھر بھر کے اعمال کا ذمہ دار ہے تو سب اپنے چھوٹوں کے ذمہ دار ہوئے اور سب سے ان کے افعال کی باز پرس ہوگی ہم لوگ عورتوں کی دنیا درست کرتے ہیں ایسا ہی عورتوں کی آخرت بھی درست کرنا چاہیئے۔ اسے مردو! اپنے اعمال درست کرو اور اپنے گھر والوں کے اعمال بھی درست کرو۔ اگر خود مرد پڑھے ہوئے نہ ہوں تو علماء سے مسائل پوچھ کر گھر اپنی بیوی کو بتاؤ عورتوں کو بھی چاہیئے کہ ان کا کہنا مانیں، اپنے اعمال اور بچوں کے اعمال کو درست کریں۔

بیوی کی دلجوئی کرنا بھی سنّت ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چونکہ سب بیبیوں سے کم عمر تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عمر کے موافق ان کی دلجوئی فرمایا کرتے تھے چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ دوڑے بھی ہیں چونکہ حضرت عائشہ رض بچی اور چھریرے بدن (ہلکے بدن) کی تھیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑی عمر کے تھے آپ کا جسم بھاری ہو چکا تھا۔ اس دوڑ میں حضرت عائشہ رض حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نکل گئیں۔ کچھ عرصہ کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پھر ایک مرتبہ دوڑے اس مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے نکل گئے۔ کیونکہ اب حضرت عائشہ رض کا بدن بھاری ہو گیا تھا۔ عورتیں بہت جلد بھاری ہو جاتی ہیں ان کا نشوونما جلدی ہوتا ہے اس وقت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہ نکل سکیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس کا بدلہ ہے کہ تم پہلے آگے نکل گئیں تھیں، سبحان اللہ کیا ٹھکانا ہے آپ کے اخلاق کا۔

(کساء النساء ص ۴۵)

بیوی کے ساتھ شوہر کے خوش اخلاقی سے پیش آنے کی فضیلت

۱:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضہ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر آدمی وہ ہے جو اپنے اہل وعیال، اعزہ و اقرباء اور خدام کے ساتھ بہترین سلوک کرے اور اخلاق سے پیش آئے اور میں اپنے اہل وعیال میں تم سب سے بہترین ہوں اور تم میں سے جب کوئی شخص مرجائے تو پھر اس کو چھوڑ دو۔ یعنی بُرائی کے ساتھ اس کا ذکر نہ کرو (مشکوٰۃ)

۲:۔ حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کامل وہ مسلمان ہے جس کا خلق اچھا ہو اور جو اپنے اہل وعیال پہ بہت مہربان ہو۔ (بہشتی زیور ص ۳۰۴)

۳:۔ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری وصیتوں میں مردوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ "اللہ سے ڈرو عورتوں کے بارے میں۔ وہ تمہارے ہاتھوں میں قیدی ہیں۔ تم نے اللہ کے عہد کے ساتھ ان کو لیا ہے اور ان کے نسوانی منافع کو اللہ کے حکم سے حلال طور پر حاصل کیا ہے"۔

لیکن شوہر کے منع کرنے پر جانے سے روٹی کپڑے کا حق نہ رہا

مسئلہ:- غیر لوگوں کے گھر نہ جانا چاہیئے اگر بیاہ شادی وغیرہ کی کوئی محفل ہو اور شوہر اجازت بھی دے دے تو بھی جانا درست نہیں شوہر اجازت دے گا تو بھی وہ گناہگار ہو گا بلکہ ایسی محفل وغیرہ میں اپنے محرم رشتہ دار کے یہاں جانا درست نہیں۔

سسرالی عزیزوں کے حقوق

علاقہ مصاہرت یعنی سسرالی رشتہ کو قرآن میں خداوند کریم نے نسب میں ذکر فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ساس اور سسر اور سالے اور بہنوئی، داماد اور بہو، بیوی کی پہلی اولاد اور اسی طرح میاں کی پہلی اولاد کا بھی کسی قدر حق ہوتا ہے اس لیے ان علاقوں میں رعایت احسان واخلاق کی اوروں سے زیادہ رکھنا چاہیئے۔

بیوی اور خاوند کے قرابت داروں کے حقوق

(۱) اپنے محارم اگر محتاج ہوں اور کھانے کمانے کی کوئی قدرت نہ رکھتے ہوں تو بقدر کفالت ان کے نان ونفقہ کی خبر گیری مثل اولاد کے واجب ہے اور محارم کا نان ونفقہ اس طرح تو واجب نہیں لیکن کچھ خدمت کرنا ضروری ہے۔

(۲) ان سے قطع قرابت نہ کرے بلکہ اگر کسی قدر ان سے ایذا بھی پہنچے تو صبر افضل ہے۔

(۳) اگر کوئی قریب محرم اس کے ملک میں آجائے تو فوراً آزاد ہو جاتا ہے۔ (حقوق الاسلام صـ۱۴)

خاوند کو مطیع کرنے کیلئے تعویذ کرنا، کرانا سب حرام ہے

فقہاء نے ایسا تعویذ لکھنے کو ناجائز لکھا ہے جس سے عورت خاوند کو تابع کرے تو جب نکاح ہوتے ہوئے ایسا تعویذ دینا حرام ہے تو اس صورت میں ایسا تعویذ دینا کب جائز ہو سکتا ہے جس سے ایک نامحرم کو اپنا تابع کیا جائے (یعنی وہ اس سے مسخر ہو کر نکاح کرے) (عضل الجاھلیہ صـ۲۳)

لیکن شوہر کے منع کرنے پر جانے سے روٹی کپڑے کا حق نہ رہا

مسئلہ:- غیر لوگوں کے گھر نہ جانا چاہیئے اگر بیاہ شادی وغیرہ کی کوئی محفل ہو اور شوہر اجازت بھی دے دے تو بھی جانا درست نہیں شوہر اجازت دے گا تو بھی وہ گناہگار ہوگا بلکہ ایسی محفل وغیرہ میں اپنے محرم رشتہ دار کے یہاں جانا درست نہیں۔

سسرالی عزیزوں کے حقوق

علاقہ مصاہرت یعنی سسرالی رشتہ کو قرآن میں خداوند کریم نے نسب میں ذکر فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ساس اور سسر اور سالے اور بہنوئی، داماد اور بہو، بیوی کی پہلی اولاد اور اسی طرح میاں کی پہلی اولاد کا بھی کسی قدر حق ہوتا ہے اس لیے ان علاقوں میں رعایت احسان واخلاق کی اوروں سے زیادہ رکھنا چاہیئے۔

بیوی اور خاوند کے قرابت داروں کے حقوق

(۱) اپنے محارم اگر محتاج ہوں اور کھانے کمانے کی کوئی قدرت نہ رکھتے ہوں تو بقدر کفالت ان کے نان ونفقہ کی خبر گیری مثل اولاد کے واجب ہے اور محارم کا نان ونفقہ اس طرح تو واجب نہیں لیکن کچھ خدمت کرنا ضروری ہے۔

(۲) ان سے قطع قرابت نہ کرے بلکہ اگر کسی قدر ان سے ایذا بھی پہنچے تو صبر افضل ہے۔

(۳) اگر کوئی قریب محرم اس کے ملک میں آجائے تو فوراً آزاد ہوجاتا ہے۔ (حقوق الاسلام صہ ۱۴)

خاوند کو مطیع کرنے کیلئے تعویذ کرنا، کرانا سب حرام ہے

فقہاء نے ایسا تعویذ لکھنے کو ناجائز لکھا ہے جس سے عورت خاوند کو تابع کرے تو جب نکاح ہوتے ہوئے ایسا تعویذ دینا حرام ہے تو اس صورت میں ایسا تعویذ دینا کب جائز ہو سکتا ہے جس سے ایک نامحرم کو اپنا تابع کیا جائے (یعنی وہ اس سے مسخر ہو کر نکاح کرے) (عضل الجاھلیہ صہ ۲۳)

باب نمبر ۵

فرائضِ اسلامی کے مسائل کا بیان

شوہر اور بیوی دونوں کی ملک جدا جدا ہے یہ شوہر کے لیے ظلم ہوگا کہ اگر عورت کے مال میں بلا اس کی رضا کے تصرف کرے اور عورت کے لیے بھی خیانت ہوگی۔ اگر مرد کے مال میں بلا اس کی رضا کے تصرّف کرے۔ (اصلاح انقلاب امّت ج ۲ صـ۱۸۶)

عورت اور مرد پر زکوٰۃ، صدقہ فطر اور قربانی علیحدہ علیحدہ فرض ہے

شوہر کے ذمہ عورت کے مملوکہ زیور کی زکوٰۃ یا اس کی طرف سے صدقہ فطر یا قربانی واجب نہیں، سو اگر ایسی رقم ان کو مل جایا کرے گی تو ان واجبات کی ادائیگی میں ان کو سہولت ہوگی۔ لیکن چونکہ شوہر پر واجب تو ہے نہیں اگر شوہر نے نہ دیا تو عورت اپنا زیور بیچ کر یہ سب حقوق اس سے ادا کرے۔ شوہر کے مال سے بلا اس کی رضا کے ان عبادات میں صَرف کرنا جائز نہ ہوگا۔ خوب سمجھ لینا چاہیئے۔ عورتیں اس میں سخت بے احتیاطی کرتی ہیں اور اس کے ناجائز ہونے کا ان کو وسوسہ تک بھی نہیں آتا گویا شوہر

کے مال کا اپنے کو بالکل مالک سمجھتی ہیں۔ سو یہ بناہی باطل ہے۔
(اصلاح انقلاب امت ج ۲ ص ۱۸۶)

مسئلہ:۔ اگر مرد اور عورت دونوں مالدار ہوں تو ان دونوں پر علیحدہ علیحدہ قربانی کرنا واجب ہے۔

عورت کیلئے حج کے ضروری احکام

مسئلہ:۔ جب کوئی محرم قابل اطمینان ساتھ جانے کیلئے مل جائے تو اب عورت کو حج کے لیے جانے سے روکنا شوہر کو درست نہیں اور اگر شوہر روکے بھی تو اس کی بات نہ مانے اور چلی جائے اور اگر ساری عمر ایسا محرم نہ ملا جس کے ساتھ سفر کرے تو حج نہ کرنے کا گناہ نہ ہوگا لیکن مرتے وقت یہ وصیت کر جانا واجب ہے کہ میری طرف سے حج کرا دینا۔ مرجانے کے بعد اس کے وارث اسی کے مال میں سے کسی آدمی کو خرچ دے کر بھیجیں کہ وہ جاکر مردہ کی طرف سے حج کر آئے۔ اس سے اس کے ذمہ کا حج اتر جائے گا اور اس حج کو جو دوسرے کی طرف سے کیا جائے حج بدل کہتے ہیں۔ (ہدایہ)

مسئلہ:۔ جو لڑکی ابھی جوان نہیں ہوئی لیکن جوانی کے قریب ہو چکی ہے اس کو بھی بغیر شرعی محرم کے حج کو جانا درست نہیں اور غیر محرم کے ساتھ جانا بھی درست نہیں۔ (ہدایہ)

مسئلہ :۔ اندھی پر حج فرض نہیں چاہے جتنی مالدار ہو۔
(مشکوٰۃ شریف)

مسئلہ :۔ اگر وہ محرم نابالغ ہو یا ایسا بد دین ہو کہ ماں بہن وغیرہ سے بھی اس پر اطمینان نہیں تو اس کے ساتھ جانا درست نہیں
(ہدایہ)

مسئلہ :۔ اگر کسی کے ذمہ حج فرض تھا اور اس نے سستی سے دیر کر دی پھر وہ اندھی ہوگئی یا ایسی بیمار ہوگئی کہ سفر کے قابل نہ رہی تو اس کو بھی حج بدل کی وصیت کر جانا چاہیئے۔ (درمختار)

عورت کے لیے بالوں کے ضروری احکام

مسئلہ :۔ عورت کو سر منڈانا بال کتروانا حرام ہے حدیث میں لعنت آئی ہے۔ (درمختار ردالمختار)

مسئلہ :۔ موئے زیر ناف میں مرد کے لیے استرے سے دور کرنا بہتر ہے۔ مونڈتے وقت ابتداء ناف کے نیچے سے کرے اور ہڑتال وغیرہ کوئی اور دوا لگا کر زائل کرنا بھی جائز ہے اور عورت کے لیے موافق سنت کے یہ ہے کہ چٹکی یا چمٹی سے دور کرے۔ استرہ نہ لگے۔ (شامی)

مسئلہ :۔ کٹے ہوئے ناخن اور بال دفن کر دینا چاہیئے۔ دفن

نہ کرے تو کسی محفوظ جگہ ڈال دے یہ بھی جائز ہے گندی جگہ نہ ڈالے
اس سے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

مرد کے لیے بالوں اور ناخنوں کے احکام

مسئلہ:۔ پورے سر پر بال رکھنا نرمہ گوش تک یا کسی قدر اس سے نیچے سنّت ہے اور اگر سر منڈائے تو پورا سر منڈوانا سنّت ہے اور کتروانا بھی درست ہے مگر سب کتروانا اور آگے کی طرف کسی قدر بڑے رکھنا جو کہ آجکل کا فیشن ہے جائز نہیں اور اسی طرح کچھ حصّہ منڈوانا کچھ رہنے دینا درست نہیں۔ (شامی)

مسئلہ:۔ داڑھی منڈوانا کتروانا حرام ہے البتہ ایک مشت سے جو زائد ہو اس کا کتروانا درست ہے اسی طرح چاروں طرف سے تھوڑا تھوڑا لے لینا کہ سڈول اور برابر ہو جائے درست ہے (شامی فتاویٰ ہندیہ صہ ۲۳۹)

مسئلہ:۔ ناک کے بال اکھیڑنا نہ چاہیئے قینچی سے کتر ڈالنا چاہیئے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ سینہ اور پشت کے بال بنانا جائز ہے مگر خلافِ ادب اور غیر اولیٰ ہے۔ (فتاوی ہندیہ)

(ماخوذ بہشتی زیور حصّہ یازدھم صہ ۵۳۳)

٭ ٭ ٭

مسئلہ:۔ ہاتھ کے ناخن اس ترتیب سے کتروانا بہتر ہے۔ دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے شروع کرے اور چھنگلیا تک بہ ترتیب کتر واکر بائیں چھنگلیا سے بہ ترتیب کٹوادے اور دائیں انگوٹھے پر ختم کرے اور پیر کی انگلیوں میں دائیں چھنگلیا سے شروع کر کے بائیں چھنگلیا پر ختم کرے یہ ترتیب بہتر ہے اور اولیٰ ہے۔ اس کے خلاف بھی درست ہے۔

مسئلہ:۔ ناخن کا دانت سے کاٹنا مکروہ ہے اس سے برص کی بیماری ہو جاتی ہے۔

مسئلہ:۔ حالتِ جنابت میں بال بنانا، ناخن کاٹنا، موئے زیر ناف وغیرہ دور کرنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ صہ ۲۳۹)

مسئلہ:۔ ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ موئے زیر ناف، موئے بغل، لبیں، ناخن وغیرہ دور کر کے نہا دھو کر صاف ستھرا ہونا افضل ہے اور سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے کہ قبل نماز جمعہ فراغت کر کے نماز کو جاوے۔ ہر ہفتہ نہ ہو تو ۱۵ دِن سہی۔ انتہا درجہ چالیسویں دن اس کے بعد رخصت نہیں۔ اگر چالیس گزر گئے اور امور مذکورہ سے صفائی حاصل نہ کی تو گناہ گار ہو گا۔ (شامی) ماخوذ بہشتی زیور صہ ۵۳۲ جلد ۱۱۔

گھر میں موت ہو جانے کے احکام

مسئلہ:۔ جب آدمی مرنے لگے تو اس کو چت لٹا دو اور اس کے پیر قبلہ کی طرف کر دو اور سر اونچا کر دو۔ تاکہ منہ قبلہ کی طرف ہو جائے اور

اس کے پاس زور زور سے کلمہ پڑھو۔ تاکہ تم کو پڑھتے سن کر خود بھی کلمہ پڑھنے لگے اور اس کو کلمہ پڑھنے کا حکم نہ کرو کیونکہ وہ وقت بڑا مشکل ہے نہ معلوم اس کے منہ سے کیا نکل جاوے۔ (بہشتی زیور)

مسئلہ:۔ جب سانس اکھڑ جائے اور جلدی جلدی چلنے لگے، اور ٹانگیں ڈھیلی پڑ جائیں کہ کھڑی نہ ہو سکیں اور ناک ٹیڑھی ہو جائے، اور کنپٹیں بیٹھ جاویں تو سمجھو اس کی موت آ گئی اس وقت کلمہ زور زور سے پڑھنا شروع کر دو۔

مسئلہ:۔ سورت یٰسین پڑھنے سے موت کی سختی کم ہو جاتی ہے اس کے سرہانے یا اور کہیں اس کے پاس بیٹھ کر پڑھو یا کسی سے پڑھوا دو (مشکوٰۃ شریف صـ ۱۳۲)

مسئلہ:۔ جب مر جائے تو سب عضو درست کر دو اور کسی کپڑے سے اس کا منہ اس ترکیب سے باندھ دو کہ کپڑا ٹھوڑی سے نکال کر اس کے دونوں سرے سر پر لے جاؤ اور گرہ لگا دو تاکہ منہ پھیل نہ جائے۔ اور آنکھیں بند کر دو اور پیر کے دونوں انگوٹھے ملا کے باندھ دو تاکہ ٹانگیں پھیلنے نہ پائیں۔ پھر کوئی چادر اوڑھا دو اور نہلانے اور کفنانے میں یہاں تک ہو سکے جلد کرو۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ منہ وغیرہ بند کرتے وقت یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ (فتاویٰ ہندیہ)

مسئلہ:۔ مر جانے کے بعد اس کے پاس لوبان وغیرہ کچھ خوشبو

سلگادی جائے اور حیض ونفاس والی عورت اور جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کے پاس نہ رہے۔ (شرح التنویر)

مسئلہ:۔ مرجانے کے بعد جب تک اس کو غسل نہ دیا جاوے اس کے پاس قرآن مجید پڑھنا درست نہیں۔ (فتاوی ہندیہ) ماخوذ بہشتی زیور

باب نمبر ۶

طلاق کی مذمّت اور اس کے ضروری احکام

۱ :- حدیث میں آیا ہے کہ طلاق نہ دی جائیں عورتیں مگر بد چلنی سے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نہیں دوست رکھتا بہت مزہ چکھنے والے مردوں اور بہت مزہ چکھنے والی عورتوں کو۔

ف :- اس سے معلوم ہوا کہ اگر اس کی پارسائی کے باب میں کوئی خلل ہو جائے تو اس کی وجہ سے طلاق دے دینا درست ہے اسی طرح اور کوئی سبب ہو تو کچھ حرج نہیں۔

۲ :- حدیث میں ہے کہ جو عورت خود طلاق مانگے بغیر سخت مجبوری کے تو جنت کی خوشبو اس پر حرام ہے۔

ف :- یعنی سخت گناہ ہوگا۔ بشرط اسلام خاتمہ ہونے پر اور اپنے اعمال کا بدلہ بھگت کر آخر جنت میں داخل ہو جائے۔

۳ :- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح کرو اور طلاق نہ دو اس لیے کہ طلاق دینے سے عرشِ الٰہی ہلتا ہے۔

طلاق کے مسائل

مسئلہ :- کسی نے شراب وغیرہ کے نشہ میں اپنی بی بی کو طلاق دے

دی، جب ہوش آیا تو پشیمان ہوا تب بھی طلاق پڑگئی اسی طرح غصّے میں بھی طلاق دینے سے طلاق پڑ جاتی ہے۔

مسئلہ:۔ شوہر کے سوا کسی اور کو طلاق دینے کا اختیار نہیں ہے البتہ اگر شوہر نے کہہ دیا ہو کہ اس کو طلاق دے دے تو وہ بھی دے سکتا ہے (درمختار)

مسئلہ:۔ جب مرد نے زبان سے کہہ دیا کہ میں نے اپنی بی بی کو طلاق دے دی اور اتنے زور سے کہا کہ خود ان الفاظ کو سن لیا بس اتنا کہتے ہی طلاق پڑگئی چاہے کسی کے سامنے کہے چاہے تنہائی میں اور چاہے بی بی سنے یا نہ سنے ہر حال میں طلاق ہوگئی۔ (درمختار)

طلاق کی تین قسمیں

۱:۔ ایک تو ایسی طلاق جس میں نکاح بالکل ٹوٹ جاتا ہے اور اب بے نکاح کیے اس مرد کے پاس رہنا جائز نہیں اگر پھر اسی کے پاس رہنا چاہے اور مرد بھی اس کو رکھنے پر راضی ہو تو پھر سے نکاح کرنا پڑے گا ایسی طلاق کو بائن طلاق کہتے ہیں۔

۲:۔ دوسری وہ طلاق جس میں نکاح ایسا ٹوٹا کہ دوبارہ نکاح بھی کرنا چاہیں تو کسی دوسرے سے اوّل نکاح کرنا پڑے گا اور جب وہاں طلاق ہو جائے تب بھی بعد عدت اس سے نکاح ہو سکے گا ایسی طلاق کو طلاق مغلظہ کہتے ہیں۔

۳:۔ تیسری وہ جس میں نکاح ابھی نہیں ٹوٹا صاف لفظوں میں ایک یا دو طلاق دینے کے بعد اگر مرد پشیمان ہوا تو پھر سے نکاح کرنا ضروری نہیں۔ بغیر نکاح کیے اس کو بھی رکھ سکتا ہے۔ پھر میاں بیوی کی طرح رہنے لگیں تو درست ہے البتہ اگر مرد طلاق دے کر اسی پر قائم رہا اور اس سے نہیں پھرا تو جب طلاق کی عدّت گزرے گی تب نکاح ٹوٹ جائے گا اور عورت جدا ہو جائے گی اور جب تک عدّت نہ گزرے تب تک رکھنے نہ رکھنے دونوں باتوں کا اختیار ہے۔ ایسی طلاق کو رجعی طلاق کہتے ہیں البتہ اگر تین طلاقیں دے دیں تو اب اختیار نہیں۔

مسئلہ :۔ اگر کسی نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے دیں تو اب وہ عورت بالکل اس مرد کیلئے حرام ہوگئی۔ اب اگر پھر سے نکاح کرے تب بھی عورت کو اس مرد کے پاس رہنا حرام ہے اور یہ نکاح نہیں ہوا۔ چاہے صاف لفظوں میں تین طلاقیں دی ہوں یا گول[1] لفظوں میں سب کا ایک ہی حکم ہے (ہدایہ)

---

[1] بشرطیکہ تین طلاقیں واقع ہوگئیں ہوں مثلاً ایک مرتبہ طلاق دی پھر نکاح کیا اس کے بعد دوبارہ طلاق دی پھر نکاح کر لیا پھر تیسری مرتبہ طلاق دی اب نکاح نہیں ہو سکتا۔

(ماخوذ بہشتی زیور سعیدی ج ۴ صفحہ ۳۶)

خلع کا بیان[1]

مسئلہ:۔ اگر میاں بیوی میں کسی طرح نباہ نہ ہو سکے اور مرد طلاق بھی نہ دیتا ہو تو عورت کو جائز ہے کہ کچھ مال دے کر یا اپنا مہر دے کر اپنے مرد سے کہے کہ اتنا روپیہ لے کر میری جان چھوڑ دے اس کے جواب میں مرد کہے میں نے چھوڑ دی تو اس سے عورت پر ایک طلاق بائن پڑ گئی۔ اب عورت کو روک رکھنے کا اختیار مرد کو نہیں۔ البتہ اگر مرد نے اسی جگہ بیٹھے بیٹھے جواب نہیں دیا بلکہ اٹھ کھڑا ہوا یا مرد تو نہیں اٹھا عورت اٹھ کھڑی ہوئی تب مرد نے کہا اچھا میں نے چھوڑ دی تو اس سے کچھ نہیں ہوا، سوال جواب دونوں ایک جگہ ہونے چاہییں اس طرح جان چھڑانے کو شرع میں خلع کہتے ہیں۔ (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ:۔ عورت خلع کرنے پر راضی نہ تھی مرد نے اس پر زبردستی کی اور خلع کرنے پر مجبور کیا۔ یعنی مار پیٹ کر دھمکا کر خلع کیا تو طلاق پڑ گئی مگر مال عورت پر واجب نہیں ہوا اور اگر مرد کے ذمہ مہر باقی ہو تو وہ بھی معاف نہیں ہوا۔

* * *

---

[1] ماخوذ بہشتی زیور سعیدی ج ۴ صفحہ ۳۶۰۔

ظہار اور کفارہ کا بیان

ظہار کہتے ہیں عورت کو ماں کی طرح کہنا۔

مسئلہ:۔ اگر کفارہ دینے سے پہلے صحبت کرلی تو بڑا گناہ ہوا اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے استغفار کرے اور اب سے پکا ارادہ کرے کہ اب بغیر کفارہ دیئے پھر کبھی صحبت نہ کروں گا اور عورت کو چاہیئے کہ جب تک مرد کفارہ نہ دے اُس کو اپنے پاس نہ آنے دے۔

مسئلہ:۔ اگر یوں کہا کہ تو میرے لیے ماں کی طرح حرام ہے اگر طلاق دینے کی نیت ہو تو طلاق پڑے گی اگر ظہار کی نیت ہو یا کچھ نیت نہ کی ہو تو ظہار ہو جائے گا کفارہ دے کر صحبت کرنا درست ہے۔

مسئلہ:۔ ظہار کا لفظ اگر کئی دفعہ کہے جیسے دو دفعہ یا تین دفعہ ہی کہا کہ تو میرے لیے ماں کے برابر ہے تو جتنے دفعہ کہا ہے اتنے ہی کفارے دینے پڑیں گے البتہ اگر دوسری یا تیسری دفعہ کہنے سے خوب مضبوط اور پکے ہو جانے کی نیت ہو نئے سرے سے ظہار کرنا مقصود نہ ہو تو ایک کفارہ دیوے۔

مسئلہ:۔ ظہار میں اگر انشاءاللہ کہہ دیا تو کچھ نہیں ہوا۔

ظہار کا کفارہ[1]

مسئلہ :- ظہار کا کفارہ اسی طرح ہے جس طرح روزہ توڑنے کا کفارہ ہے دونوں میں کچھ فرق نہیں۔ اگر طاقت ہو تو مرد ساٹھ روزے لگاتار رکھے، بیچ میں کوئی روزہ چھوٹنے نہ پائے اور جب تک روزے ختم نہ ہو چکیں تب تک عورت سے صحبت نہ کرے۔ اگر روزے ختم ہونے سے پہلے اس عورت سے صحبت کرلی تو اب سب روزے پھر رکھے۔ چاہے دن کو اس عورت سے صحبت کی ہو یا رات کو اور چاہے قصداً ایسا کیا ہو یا بھولے سے سب کا ایک حکم ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ :- اگر روزے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ فقیروں کو دو دفعہ کھانا کھلائے یا کچّا اناج دے دے۔ اگر سب فقیروں کو ابھی نہیں کھلا چکا تھا کہ بیچ میں صحبت کرلی تو گناہ تو ہوا مگر اس صورت کفارہ دوہرانا نہ پڑے گا۔ (ہدایہ)

شوہر کو باپ یا بھائی کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی

عورت[1] اپنے شوہر کو باپ یا بھائی کہدے تو اس سے نہ طلاق ہوتی ہے

---

[1] ماخوذ بہشتی زیور سعیدی ج ۴ ص ۳۹۲۔

نہ دہ۱۵ اس پر حرام ہو یعنی ظہار بھی نہیں ہوتا۔

(اصلاح انقلاب امت ج ۲ ص ۱۶۸)

لعان کا بیان

مسئلہ: جب کوئی اپنی بی بی کو زنا کی تہمت لگائے یا جو لڑکا پیدا ہوا اس کو کہے کہ میرا یہ لڑکا نہیں تو نہ معلوم کس کا ہے تو اس کا حکم یہ ہے کہ عورت قاضی یا شرعی حاکم کے پاس فریاد کرے تو حاکم دونوں سے قسم لے پہلے شوہر سے اس طرح کہلاوے میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ جو تہمت میں نے اس کو لگائی ہے اس میں سچا ہوں چار دفعہ اس طرح شوہر کہے پھر پانچویں دفعہ کہہ چکے اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا لعنت کرے جب مرد پانچویں دفعہ کہہ چکے تو عورت چار مرتبہ اس طرح کہے میں خدا کو گواہ کر کے کہتی ہوں کہ اس نے جو تہمت مجھے لگائی ہے اس تہمت میں یہ جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے اگر اس تہمت لگانے میں یہ سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ٹوٹے۔ جب دونوں قسم کھالیویں تو حاکم دونوں میں جدائی کرادے گا اور ایک طلاق بائن پڑ جائے گی اور اب یہ لڑکا باپ کا نہ کہا جائے گا ماں کے حوالے کر دیا جائے گا اس قسما قسمی کو شرع میں لعان کہتے ہیں۔

(بہشتی زیور سعیدی ج ۴ ص ۳۹۲)

عدّت کا بیان[1]

مسئلہ :- عورت کسی کام کے لیے گھر سے باہر گئی تھی یا اپنی پڑوسن کے گھر گئی کہ اتنے میں اس کا شوہر مرگیا اب فوراً وہاں سے چلی آئے اور جس گھر میں رہتی تھی وہیں رہے۔

مسئلہ :- کسی کا میاں چاند کی پہلی تاریخ کو فوت ہوا اور عورت کو حمل نہیں ہوا تو چاند کے حساب سے چار مہینے دس دن پورے کرے۔ اگر پہلی تاریخ کو نہیں مرا ہے تو ہر مہینہ تیس تیس دن کا لگا کر چار مہینے دس دن پورے کرنے چاہئیں اور طلاق کی عدت کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر حیض نہیں آتا نہ پیٹ ہے اور چاند کی پہلی تاریخ کو طلاق مل گئی تو چاند کے حساب سے تین مہینے پورے کرنے چاہییں، انتیس کا چاند ہو یا تیس کا اور اگر پہلی تاریخ کو نہیں ملی تو ہر مہینہ تیس تیس دن کا لگا کر تین مہینے پورے کرے۔ (درمختار)

مسئلہ :- کسی کا شوہر مرگیا تو وہ چار مہینے اور دس دن تک عدت بیٹھے، شوہر کے مرتے وقت جس گھر میں رہا کرتی تھی اسی گھر میں رہنا چاہیئے باہر نکلنا درست نہیں۔ البتہ اگر کوئی غریب عورت ہے جس کے

---

[1] بہشتی زیور سعیدی ج ۴ صہ ۳۹۴۔

پاس گزارے کے موافق خرچہ نہیں اس نے کھانے پکانے وغیرہ کی کہیں نوکری کرلی اسں کو جانا اور نکلنا درست ہے لیکن رات کو اپنے گھر ہی میں رہا کرے چاہے صحبت ہوچکی ہو یا نہ ہوئی ہو اور چاہے کسی قسم کی تنہائی دیکجائی ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو اور چاہے حیض آتا ہو یا نہ آتا ہو سب کا ایک ہی حکم ہے کہ چار مہینے دس دن عدت بیٹھنا چاہیئے البتہ اگر وہ عورت پیٹ سے تھی اس حالت میں شوہر مرا تو بچہ پیدا ہونے تک عدت بیٹھے اب مہینوں کا کچھ اعتبار نہیں ہے اگر مرنے سے دو چار گھڑی بعد بچہ پیدا ہوگیا تو عدت ختم ہوگئی۔ (فتاویٰ عالمگیری) بہشتی زیور

مدّتِ عدّت کے اندر نفقہ شوہر کے ذمہ واجب ہے

اکثر لوگ طلاق بائن کے بعد مہر کو تو واجب الادا سمجھتے ہیں مگر مدّتِ عدت کے اندر نفقہ کو واجب نہیں سمجھتے حالانکہ عدّت کے اندر نفقہ بھی واجب ہے البتہ عدت وفات کا نفقہ کسی مرد کے ذمہ واجب نہیں اور اسں طرح خلع میں عورت اگر نفقہ عدت کو تصریحاً ساقط کردے تو اسں میں بھی ساقط ہوجاتا ہے۔ (کذا فی الدر المختار، اصلاح انقلابِ امّت ج ۲ ص ۱۷)

عدّت کے اندر نکاح جائز نہیں

بعضے لوگ بیوہ سے نکاح کرتے ہیں اور انقضاء عدّت (عدت پوری ہونے کا) انتظار نہیں کرتے اور عدّت کے

اندر نکاح کر لیتے ہیں۔ بعضے اپنے نزدیک بڑی احتیاط کرتے ہیں کہ نکاح تو جائز سمجھتے ہیں مگر اس سے قربت نہیں کرتے خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ عدت کے اندر نکاح بالکل جائز نہیں۔

(اصلاح انقلاب امت ج ۲ صـ ۱۷۳)

عدت کی قسمیں

حاملہ کی عدت وضع حمل ہے خواہ مطلقہ ہو یا اس کا شوہر وفات پاگیا ہو اور غیر حاملہ تفصیل یہ ہے کہ اگر اس کا شوہر وفات پاگیا ہے تو اس کی عدت چار مہینے دس دن ہے اور اگر وہ مطلقہ ہے تو اگر اسکو حیض آتا ہے تو اس کی عدت تین حیض ہے اور اگر کم سنی کے سبب ہنوز حیض نہیں آتا یا بڑھاپے کے سبب حیض موقوف ہو چکا ہے تو ان دونوں کی عدت تین ماہ ہے۔ پس علی الاطلاق سب صورتوں میں ایک ہی قسم کی عدت کا حکم کرنا یہ غلط ہے۔

(اصلاح انقلاب امت ج ۲ صـ ۱۷۳)

زنا سے حمل رہ جانے کی صورت میں نکاح فوراً جائز ہے

کسی غیر منکوحہ و غیر معتدہ کو زنا سے حمل رہ جائے اس پر عدت نہیں اس سے نکاح فوراً جائز ہے البتہ صحبت اور اس کے مقدمات بوس و کنار وغیرہ جائز نہیں جب تک کہ وضع حمل نہ ہو۔

(اصلاح انقلاب امت ج ۳ صـ ۱۷۳)

فرقہ شیعہ سے نکاح کرنے کا مسئلہ :۔

بعض شیعہ باعتبار عقیدہ کے کافر ہیں اور بعض فاسق و مبتدع ہیں جن کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خدا مانتے ہیں اور یہ کہ حضرت جبرئیل عنے وحی لانے میں غلطی کی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صحابیت کے منکر ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے افترار کے قائل ہیں وہ باتفاق فقہاء کافر ہیں اور ایسے شیعہ سے نکاح لڑکی سنیہ کا منعقد ہی نہیں ہوتا۔ پس اگر شوہر لڑکی مذکورہ کا نکاح اس عقیدہ والے سے کیا گیا تو یہ نکاح شرعاً صحیح اور منعقد نہیں ہوا۔ اب اس کا نکاح اس کی رضا سے دوسری جگہ کفو میں کر دیا جائے۔ تفصیل اس کی شامی میں ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ شیعہ تفضیلی کافر نہیں بلکہ مبتدع اور فاسق ہیں۔

باب نمبر ۷
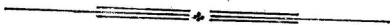
پردہ کے شرعی احکام[1] کا بیان

مسئلہ :۔ بہت باریک کپڑا جیسے ململ، جالی، آب رواں، ان کپڑوں کا پہننا اور ننگے رہنا دونوں برابر ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بہتیری یعنی بہت سی کپڑا پہننے والیاں قیامت کے دن ننگی سمجھی جائیں گی۔ اگر کرتہ دوپٹہ دونوں باریک ہوں یہ اور بھی غضب ہے۔ ایسا باریک دوپٹہ جس میں بال چمکیں اس کو اوڑھ کر نماز پڑھے تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ :۔ مردانہ جوتا پہننا اور مردانی صورت بنانا جائز نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (فتاوی شامی)

مسئلہ :۔ عورت کو سارا بدن سر سے پیر تک چھپائے رکھنے کا حکم ہے غیر محرم کے سامنے کھولنا درست نہیں البتہ بوڑھی عورت کو صرف منہ اور ہتھیلی اور ٹخنے سے نیچے پیر کھولنا درست ہے اور باقی اور بدن کھولنا کسی طرح درست نہیں، ملتے پرسے اکثر دوپٹہ سرک جاتا ہے اور اسی طرح غیر محرم کے سامنے آجاتی ہیں یہ درست نہیں، غیر محرم کے سامنے ایک بال بھی نہ کھولنا چاہیئے بلکہ جو بال کنگھی میں ٹوٹتے ہیں وہ بال اور ناخن بھی کسی

---

[1] ماخوذ بہشتی زیور صـ۳۰۸، صـ۳۱۳

جگہ ڈالے کہ غیر محرم کی نگاہ نہ پڑے نہیں تو گناہگار ہوگی اسی طرح اپنے کسی بدن کو یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ کسی عضو کو نامحرم مرد کے بدن سے لگانا درست نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ جوان عورت کو غیر مرد کے سامنے اپنا منہ کھولنا درست نہیں نہ ایسی جگہ کھڑی ہو جہاں کوئی اور دیکھ سکے۔ اسی سے معلوم ہوگیا کہ نئی دلہن کی منہ دکھائی کا جو دستور ہے کہ کنبے کے سارے مرد آکر منہ دیکھتے ہیں یہ ہرگز جائز نہیں اور بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ:۔ ناف سے لے کر رانوں کے نیچے تک کا بدن کسی عورت کے سامنے بھی کھولنا درست نہیں۔ بعضی عورتیں ننگی سامنے نہاتی ہیں یہ بڑی بے غیرتی اور ناجائز بات ہے۔

مسئلہ:۔ اپنے پیر کے سامنے آنا ایسا ہی ہے جیسے کسی غیر محرم کے سامنے آنا، اسی طرح لے پالک[1] لڑکا بالکل غیر ہوتا ہے لڑکا بنانے سے سچ مچ لڑکا نہیں بن جاتا۔ سب کو اسی سے وہی برتاؤ کرنا چاہیئے جو بالکل غیر مردوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اسی طرح جو نامحرم رشتہ دار ہیں جیسے دیور، جیٹھ بہنوئی، نندوی، چچازاد، پھوپھی زاد اور ماموں زاد بھائی وغیرہ سب شرع میں غیر محرم ہیں سب سے گہرا پردہ ہونا چاہیئے۔

مسئلہ:۔ زمانہ حملی میں اگر دائی سے پیٹ ملوانا ہو تو ناف سے نیچے

---

[1] کسی دوسرے کا بیٹا لے کر اپنا بیٹا بنا لینا۔

بدن کا کھولنا درست نہیں ، دوپٹہ وغیرہ ڈال دینا چاہیئے ۔ بلا ضرورت دائی کو بھی دکھانا جائز نہیں ۔ یہ جو دستور ہے کہ پیٹ ملتے وقت دائی بھی دیکھتی ہے اور دوسرے گھر والے ماں بہن وغیرہ بھی دیکھتی ہیں جائز نہیں ۔

مسئلہ :۔ جتنے بدن کا دیکھنا جائز نہیں وہاں ہاتھ لگانا بھی جائز نہیں ۔ اس لیے نہاتے وقت اگر بدن بھی نہ کھولے تب بھی نائن وغیرہ سے رانیں ملوانا درست نہیں اگرچہ کپڑے کے اندر ہاتھ ڈال کر ملے البتہ اگر نائن اپنے ہاتھ میں کیسہ پہن کر کپڑے کے اندر ہاتھ ڈال کر ملے تو جائز ہے ۔

مسئلہ :۔ ہیجڑے ، خوجے ، اندھے کے سامنے آنا بھی جائز نہیں

مسئلہ :۔ اگر کوئی مجبوری ہو تو ضرورت کے موافق اپنا بدن دکھلا دینا درست ہے ۔ مثلاً ران میں پھوڑا ہے تو صرف پھوڑے کی جگہ کھولو زیادہ ہرگز نہیں کھولنا چاہیئے ۔ اس کی صورت یہ ہے کہ پرانا پائجامہ یا چادر پہن لو اور پھوڑے کی جگہ کاٹ دو یا پھاڑ دو ، اس کو جراح دیکھ لے لیکن جراح کے سوا کسی اور کو دیکھنا جائز نہیں نہ کسی مرد کو نہ عورت کو ۔ البتہ اگر ناف اور رانوں کے درمیان نہ ہو کہیں اور ہو تو عورت کو دکھلانا درست ہے اسی طرح عملِ لیتے وقت صرف ضرورت کے موافق اتنا ہی بدن کھولنا درست ہے لیکن جتنی ضرورت ہے اس سے زیادہ کھولنا درست نہیں ۔ بچہ پیدا ہونے کے وقت یا کوئی اور دوا لگاتے وقت فقط اتنا ہی بدن کھولنا چاہیئے بالکل

---

[1] اس جگہ کا معائنہ کرتے وقت یا مرہم لگاتے وقت

ننگی ہو جانا جائز نہیں اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی چادر وغیرہ بندھوادی جائے اور ضرورت کے موافق دائی کے سامنے کھول دیا جائے۔ رانئیں وغیرہ نہ کھلنے پائیں اور دائی کے سوا کسی اور کو بدن دیکھنا درست نہیں۔ بالکل ننگا کر دینا اور ساری عورتوں کا سامنے بیٹھ کر دیکھنا بالکل حرام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ستر دیکھنے والی اور دکھلانے والی دونوں پر خدا کی لعنت ہو۔

مسئلہ :- نامحرم کے ساتھ تنہائی کی جگہ بیٹھنا درست نہیں اگر دونوں الگ الگ اور کچھ فاصلہ پر ہوں تب بھی ناجائز ہے۔

عورتوں کو غیر مردوں سے بات خشک لہجہ میں کرنا چاہیئے مردوں کے ساتھ نرم لہجے سے بات مت کرو۔ جب بات کرنا ہو تو خشک لہجے سے کرو جس سے مخاطب یہ سمجھے کہ بڑی کھرّی اور تلخ مزاج ہیں۔ تاکہ لاحول پڑھ کر ہی چلا جائے نہ یہ کہ نرمی سے گفتگو کرو کہ میں آپ کی محبت کا شکریہ ادا کرتی ہوں مجھے جناب کے الطافِ کریمانہ کا خاص احساس ہے جیسا کہ آج کل کے رسالوں میں عورتوں کے مضامین نکلتے ہیں۔ یہ مضامین زہر قاتل ہیں، آفت ہیں۔ عورتوں کیلئے یہی مناسب ہے کہ جب غیر مردوں سے بات کریں تو خوب روکھے اور سخت لہجے میں اور ڈانٹ ڈپٹ کے ساتھ کریں اول تو مردوں سے بولنا ہی نہ چاہیئے۔ مگر بضرورت بولنا جائز ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ سختی سے گفتگو ہو تاکہ دوسرے کے دل میں کشش اور میلان پیدا نہ ہو اور دوسرے یہ طریقہ عورتوں کے لیے علاوہ شرعی حکم ہونے کے طبعی بھی ہے۔ (کساء النساء)

عورتوں کو پردہ میں رکھنا ان پر ظلم نہیں

حدیث میں ہے کہ عورتوں سے

اچھا برتاؤ کرو کیونکہ وہ تمہارے پاس مثل قیدی کے ہیں اور جو شخص کسی کے ہاتھ میں قیدی ہو اور ہر طرح اس کے بس میں ہو اس پر سختی کرنا جوانمردی کے خلاف ہے۔ نیز پردہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ پردہ کا منشاء حیا ہے اور عورت کے لیے امر طبعی ہے اور امر طبعی کے خلاف پر کسی کو مجبور کرنا باعث اذیت ہے اور اذیت پہنچانا دل جوئی کے خلاف ہے۔ پس عورتوں کو پردہ میں رکھنا ان پر ظلم نہیں بلکہ حقیقت میں دلجوئی ہے۔

(کمالات اشرفیہ صفحہ ۱۲۰)

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُسوۂ رسولِ اکرم

حدیث کی مستند کتابوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل وفضائل کو جمع کرکے انسانی زندگی کے ہر پہلو، ہر شعبہ اور ہر حال کے متعلق روایات پیش کی گئی ہے جن سے اتباعِ سنت اور اطاعتِ رسول کا صحیح مفہوم متعین ہوتا ہے

مؤلف

حضرت عارف باللہ ڈاکٹر محمد عبدالحیؒ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مجازِ بیعت

حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

ادارۂ اسلامیات

۱۹۰- انارکلی ○ لاہور ۲